Digitized by Khilafat Library Rabwah

وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا

یہ نشانِ زلزلہ جو ہو چکا منگل کے دن
یہ تو اک لقمہ تھا جو تم کو کھلایا ہے نہار

اِک ضیافت ہے بڑی اے غافلو کچھ دن کے بعد
جس کی دیتا ہے خبر فرقاں میں رحماں بار بار

فاسقوں اور ظالموں پر وہ گھڑی دشوار ہے
جس سے قیمہ بن کے پھر قیمہ کا دیکھیں گے نگار

خوب کھل جائیگا لوگو تم پہ کہ دیں کس کا ہے دیں
پاک کر دینے کا تیرتھ کعبہ ہے یا ہردوار

وحی حق کے ظاہری لفظوں میں ہے وہ زلزلہ
لیک ممکن ہے کہ ہو کچھ اور ہی قسموں کی مار

کچھ ہی ہو پر وہ نہیں رکھتا زمانے میں نظیر
فوق عادت ہے کہ سمجھا جائے گا روز شمار

یہ جو طاعوں ملک میں ہے اس کو کچھ نسبت نہیں
اس بلا سے وہ تو ہے اک حشر کا نقش و نگار

وقت ہے توبہ کرو جلدی مگر کچھ رحم ہو
سست کیوں بیٹھے ہو جیسے کوئی پیکر کو کنار

تم نہیں لوہے کے کیوں ڈرتے نہیں اُس وقت سے
جس سے پڑ جائینگی اکدم میں پہاڑوں میں بغار

وہ تباہی آئیگی شہروں پر اور دیہات پر
جس کی دنیا میں نہیں ہے مثل کوئی زینہار

ایک دم میں غمکدہ ہو جائینگے عشرت کدہ
شادیاں جو کرتے تھے بیٹھیں گے ہو کر سوگوار

وہ جو تھے اونچے محل وہ جو تھے قصر بریں
پست ہو جائینگے جیسے پست ہو اک جائے غار

ایک ہی گردش سے گھر ہو جائینگے مٹی کا ڈھیر
جسقدر جانیں تلف ہونگی نہیں اُن کا شمار

پر خدا کا رحم ہے کوئی بھی اس سے ڈر نہیں
اُن کو جو جھکتے اس درگہ پہ ہو کر خاکسار

یہ خوشی کی بات ہے سب کام اسکے ہاتھ ہے
وہ جو ہے دھیما غضب میں اور ہے آمرزگار

کب یہ ہوگا؟ یہ خدا کو علم ہے پر اسقدر
دی خبر مجھ کو کہ وہ دن ہونگے ایام بہار

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی
یہ خدا کی وحی ہے اب سوچ لو اے ہوشیار

یاد کر فرقاں سے لفظ زلزلت زلزالہا
اکیدن ہوگا وہی جو غیب سے پایا قرار

سخت ماتم کے وہ دن ہونگے مصیبت کی گھڑی
لیک وہ دن ہونگے نیکوں کیلئے شیریں ثمار

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائینگے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

انبیاء سے بغض بھی اے غافلو اچھا نہیں
دور تر ہٹ جاؤ اس سے ہے یہ شیروں کی کچھار

کیوں نہ ڈرتے خدا سے کیسے دل اندھے ہوئے
بے خدا ہرگز نہیں بدقسمتو! کوئی سہار

یہ نشان آخری ہے کام کر جائے۔ مگر
ورنہ اب باقی نہیں ہے تم میں اُمید سدھار

آسماں پر ان دنوں قہر خدا کا جوش ہے
کیا نہیں تم میں سے کوئی بھی رشید و ہونہار

اس نشاں کے بعد ایماں قابل عزت نہیں
ایسا جامہ ہے کہ نوپوشوں کا جیسے ہو اُتار

اس میں کیا خوبی کہ پڑ کر آگ میں پھر صاف ہوں
خوش نصیبی ہو اگر اب سے کرو دل کی سنوار

اب تو نزدیک آگئے دن اب خدائے خشمگیں
کام وہ دکھلائیگا جیسے ہتھوڑے سے لُہار

اس گھڑی شیطاں بھی ہوگا سجدہ کرنیکو کھڑا
دل میں یہ رکھ کر کہ حکم سجدہ ہو پھر ایک بار

بے خدا اسوقت دنیا میں کوئی مامن نہیں
یا اگر ممکن ہو اب سے سوچ لو راہِ فرار

تم سے غائب ہے مگر میں دیکھتا ہوں ہر گھڑی
پھرتا ہے آنکھوں کے آگے وہ زماں وہ روزگار

گر کرو توبہ تو اب بھی خیر ہے کچھ غم نہیں
تم تو خود بنتے ہو قہر ذوالمنن کے خواستگار

وہ خدا حلم و تفضل میں نہیں رکھتا نظیر
کیوں پھرے جاتے ہو اس کے حکم سے دیوانہ وار

میں نے روتے روتے سجدہ گاہ بھی تر کر دیا۔
پر نہیں ان خشک دل لوگوں کو خوف کردگار

یا الٰہی ایک نشاں اپنے کرم سے پھر دکھا
گردنیں جھک جائیں جس سے اور مکذب ہوں خوار

اک کرشمہ سے دکھا اپنی وہ عظمت اے قدیر
جس سے دیکھے تیرے چہرے کو ہر اک غفلت شعار

تیری طاقت سے جو منکر ہیں انہیں اب کچھ دکھا
پھر بدل دے گلشن و گلزار سے یہ دشت خار

زور سے جھٹکے اگر کھا دے زمیں کچھ غم نہیں
پھر کسی ڈھب سے تنزل سے ہو ملت رستگار

دین و تقویٰ گم ہوا جاتا ہے یا رب رحم کر
بے بسی سے ہم پڑے ہیں کیا کریں کیا اختیار

میرے آنسو اس غم دلسوز سے تھمتے نہیں
دیں کا گھر ویران ہے۔ دنیا کے عالی ہیں منار

دیں تو اک ناچیز ہے دنیا ہے جو کچھ چیز ہے
آنکھ میں ان کی جو رکھتے ہیں زر و عزّ و وقار

جس طرف دیکھیں وہیں اک دہریت کا جوش ہے۔
دیں سے ٹھٹھا اور نماز و روزوں سے رکھتے ہیں عار

جاہ و دولت سے یہ زہریلی ہوا پیدا ہوئی۔
موجب نخوت ہوئی دولت کہ تھی اک زہر مار

ہے بلندی شان ایزد گر بشر ہووے ملبع
فخر کی کچھ جا نہیں وہ ہے متاع مستعار

ایسے مغروروں کی کثرت نے کیا دیں کو تباہ!
ہے یہی غم میرے دل میں جس سے ہوں میں دلفگار

اے مرے پیارے مجھے اس سیل غم سے کر رہا
ورنہ ہو جائے گی جاں اس درد سے تجھ پر نثار

(از درعدن صفحہ ۲ سنہ ۱۹۱۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شہر پشاور میں خدا کے غضب کی آگ بھڑک اٹھی

جب کوئٹہ زلزلہ سے تباہ ہوا۔ تو شہر پشاور میں خود بخود لوگوں کے قلوب میں یہ احساس پایا گیا کہ کوئٹہ کے بعد پشاور خدا کے غضب کا نشانہ بننے والا ہے۔ اہل پشاور نے خیرات کرنے اور اذانیں دینے پر زور دیا۔ مگر خیرات کا طریق یہ تھا کہ خیرات جمع کرنے والے کچھ رقم تو ہضم کر گئے اور کچھ روپیہ کا پلاؤ پکا کر خود ہی کھا لیا۔ نہ کوئٹہ کے مصیبت زدوں کو کچھ دیا اور نہ ان کے زخمیوں کی مرہم پٹی کے کام آیا۔ البتہ براہ راست ٹولیاں بن بن کر اور گلے پھاڑ پھاڑ کر اذانیں دیتے رہے تاکہ خدا تعالیٰ زلزلہ یا کوئی آفت نازل نہ کرے۔ مگر خدا تعالیٰ تو لوگوں کے اخلاق اور افعال کی خرابی پر اور ظلم اور اعتداء پر نظر رکھتا ہے نہ یہ کہ لوگوں کے وقتی شور وغل یا خیرات بے معنی کی پرواہ کرتا ہے۔؟

آخر خدا تعالیٰ کا غضب بصورت آتش نمودار ہوا۔ اور شہر پشاور کا ایک بڑا رقبہ جس میں چوک ناصر خان محلہ خداداد اور منڈی بیری شامل ہیں جل کر راکھ ہو گیا۔ اس رقبہ میں دیار اور چیڑ کی لکڑی کی جو عمارات کے کام آتی ہیں کثرت سے منڈیاں تھیں۔ مجلس خلافت کا دفتر بھی اسی مقام پر تھا چند سال ہوئے کہ جماعت احمدیہ نے منڈی بیری کے میدان میں دفتر خلافت کے سامنے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ کرنا چاہا تو مجلس خلافت کے چند غنڈوں نے ہمارے جلسہ میں پتھر برسائے۔ لیمپ توڑ ڈالے۔ سامان درہم برہم کر دیا۔ اور چند گدھے اور کتے جلسہ گاہ میں لاکر چھوڑ دیئے۔ اس اعتداء کی ان لوگوں کو پہلی سزا تو یہ ملی کہ اپریل ۱۹۳۰ء کو پشاور میں جو گولی چلی اس سے ہلاک ہونے والے مردوں کے واسطے وہی میدان تجویز ہوا جہاں احمدیوں پر پتھر برسائے تھے۔ خدا تعالیٰ نے ان کو بتایا کہ تم نے یہاں احمدیوں پر بجرم جلسہ سیرت النبیؐ پتھر برسائے تھے۔ ہم نے تمہارے ہمخیال لوگوں پر گولیاں برسا کر ان کی نعشوں کا اسی مقام پر ڈھیر لگا دیا۔ جن کو بعد میں کفن تک نصیب نہ ہوا۔ اور نہ کسی نے ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ مگر اس عبرتناک واقعہ سے ان لوگوں کو کوئی سبق حاصل نہ ہوا۔

دوسری سزا زلزلہ کوئٹہ تھا جس میں بڑے بڑے معزز دولت مند اور ذی وجاہت اہل پشاور نہ صرف دولت اور جائیداد سے محروم ہو گئے۔ بلکہ اکثر کے تمام خاندان ہلاک ہو گئے۔ خان بہادر نواب سر شمس شاہ سابق وزیر اعظم قلات ان میں سے ایک تھا۔ اور بھی کئی لوگ ہلاک ہوئے۔

تیسری سزا اس لئے ہوئی کہ ہماری جماعت کے ایک بیگناہ شخص پر پہلے احراریوں نے دیدہ و دانستہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا بہتان باندھا اور باوجود حلفیہ تردیدات احرار نے نہ صرف لوگوں کو مشتعل کیا بلکہ ایک احراری سے قاتلانہ حملہ کرا دیا۔ مگر خدا نے عدل و رحم نے بیگناہ شخص کو معجزانہ طاقت دی۔ اور حملہ آور کو موقعہ پر مع اسلحہ اور کارتوس گرفتار کرا دیا۔ احرار نے پھر جھوٹ پر کمر باندھی کبھی حملہ آور کو احمدی بتایا یا کبھی کسی دوسرے گروہ سے منسوب کیا۔ آخر خدا کا غضب بھڑکا اور ۲ جولائی کو بعد نماز جمعہ ۲½ بجے دن کے چوک ناصر خان میں آگ کا ظہور ہوا۔ آگ کیا تھی خدا کا غضب تھا۔ لاکھوں روپے کے اموال اور جائیدادیں تباہ ہو گئی ہیں۔ باشندگان سخت بدحواس ہو گئے تھے انکے لئے کوئی جائے پناہ نہ تھی۔ جہاں آگ کا ظہور ہوا۔ یہی مقام جماعت احمدیہ کے مخالفین کا مرکز تھا۔ خدا تعالیٰ اہل پشاور کو چشم عبرت بخشے۔ تا وہ اب بھی اپنی اصلاح کریں اور خدام اسلام کو دکھ دینے سے باز آئیں۔ ورنہ ہمارے خدا کے پاس اس سے بھی بڑھ کر سزائیں ہیں۔

(ہیچ از پشاور)

پشاور کے بعد ایبٹ آباد میں قیامت خیز آتشزدگی

نتھیا گلی ۵ر جولائی۔ ابھی ابھی ایبٹ آباد میں ہولناک آتشزدگی کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ مین بازار جلکر راکھ ہو گیا ہے۔ اور صدہا مکانات تباہ ہو گئے ہیں آج پانچ بجے علی الصباح آگ کے شعلے نمودار ہوئے۔ اور اس وقت ۹ بجے صبح تک آگ پر قابو نہیں پایا جا سکا۔ جو عمارتیں تباہ اور برباد ہوئی ہیں ان میں ایک مسجد اور مندر بھی ہے۔ آگ پر قابو نہ پائے جا سکنے کے باعث سرکاری حلقوں میں شدید اضطراب کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ہز ایکسی لنسی گورنر صوبہ سرحد ایبٹ آباد کو روانہ ہو گئے ہیں۔ انسپکٹر جنرل پولیس اس سے پہلے پہنچ چکے ہیں۔ ایبٹ آباد یہاں سے ۲۲ میل کے فاصلہ پر حویلیاں کی طرف ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ ہر میل کے قطر میں ہندوستانی تجار کے مکانات کلیتہً تباہ و برباد ہو گئے ہیں۔ ایبٹ آباد ضلع ہزارہ اور رائیٹ آیاد بریگیڈ کا صدر مقام ہے۔ پولیس اور فوج آگ کے شعلوں کا مقابلہ کر رہی ہے۔ فی الحال جائیداد کے نقصان کا اندازہ مشکل امر ہے۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ ابھی تک کسی انسانی جان کے نقصان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ صدہا آدمی بے خانماں ہو گئے ہیں۔

آج صبح ۵ بجے سبز منڈی میں آگ رونما ہوئی اور دفعتہً لکڑی کے مکانوں کو آگ لگ گئی اور وہ بارود کی طرح پھٹ گئے۔ ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس آگ پر قابو پانے کے لئے پولیس کی سرگرمیوں کی نگرانی کر رہے ہیں چھاؤنی سے فوج کو بلا لیا گیا ہے۔ آگ کو بڑھنے سے روکنے کے لئے بعض مکانات ڈائنامیٹ سے اڑا دیئے گئے ہیں۔ تار دینے کے وقت تک آگ کے شعلے بدستور جاری ہیں۔ گورنر صوبہ سرحد ایبٹ آباد پہنچ گئے ہیں ہوم ممبر بھی ایبٹ آباد کو روانہ ہو گئے ہیں۔

شعلوں کی شدت کا عالم

آگ کے شعلوں کی وسعت اور شدت کا یہ عالم ہے کہ اس کے دھوئیں کے دل بادل کالا باغ چھاؤنی سے نظر آ رہے ہیں جو یہاں سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر تین ہزار فٹ بیچے ہیں

پورے شہر کے جل جانے کا شدید خطرہ

نتھیا گلی ۵ر جولائی۔ ایبٹ آباد شہر تین چوتھائی (ہندی رقبے) حصہ ساڑھے گیارہ بجے تک جل چکا تھا اور اشتعال پر قلت آب کے باعث قابو پانے کا کوئی امکان نہ تھا۔ پورے کے پورے شہر جل جانے کا شدید خطرہ لاحق ہو رہا ہے۔ کیونکہ ایبٹ آباد میں نہ باقاعدہ فائر انجن ہیں اور نہ کافی تعداد میں ڈائنامیٹ۔

حاجت نہیں رہی ہمیں آب حیات کی

(از جناب ملک عبدالرحمن صاحب خادم بی۔اے گجراتی)

سب ایک ہیں برہمن و شودر سیہ سفید ۔۔۔ اسلام میں تمیز نہیں ذات۔ پات کی

مشرق سے آفتاب صداقت طلوع ہوا ۔۔۔ تاریکی چھٹ گئی ہے ضلالت کی رات کی

کہتے ہیں آہ! وحی نبوت کو ممتنع ۔۔۔ کرتے ہیں حد و لبت خدا کی صفات کی

کثرت صحت کی آمد مہدی کا ہے نشاں ۔۔۔ کھائی قسم خدا نے قلم اور دوات کی

اک زلزلہ سے ہو گیا برباد کوئٹہ ۔۔۔ لرزش تھی خوفناک وہ سب کائنات کی

کیوں آسماں دکھائے نہ قہری تجلیاں ۔۔۔ تکذیب کر رہی ہے زمیں بینات کی

کشتی میں میری آؤ گر طوفاں کا خوف ہے ۔۔۔ مہدی نے ہم کو راہ بتا دی نجات کی

لب آشنا ہیں جب مسیحا کے جام سے ۔۔۔ حاجت نہیں رہی ہمیں آب حیات کی

لیکھو کی موت صدق مسیحا پہ ہے گواہ ۔۔۔ پنڈت جی! اس میں بات نہیں بخت یات کی

پروانہ زلف لیلیٰ شب پر نثار ہے
لڑتا ہے شمع سے کہ وہ قاتل ہے رات کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

122

زلزلوں کی پیشگوئیاں

(حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قلم مبارک سے)

زلزلہ نمبر میں ہم نے یہ اہتمام کیا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تحریریں اور الہامات اور پھر کانگڑہ - بہار - اور کوئٹہ کے زلزلوں کے قہری نشانوں کے حالات ایک جگہ جمع کر دیئے جائیں - تاکہ احباب کو ان تمام حالات کو ایک جگہ پڑھ کر اپنے ایمان کو تازہ کرنے کا موقع ملے - نیز تبلیغ احمدیت کے لئے یہ نمبر ایک مفید اور کارآمد حربہ ثابت ہو سکے - خدا کرے ہماری اس سعی کے مفید اور بابرکت نتائج پیدا ہوں - (آمین)

(ایڈیٹر)

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا - لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الوصیۃ

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

قال اللہ عزّ وجلّ - قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ

ان کو کہدے کہ میرا خدا تمہاری کیا پروا رکھتا ہے - اگر تم بندگی نہ کرو دعاؤں میں مشغول نہ رہو

دوستو! خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے حال پر رحم کرے آپ صاحبوں کو معلوم ہوگا کہ میں نے آج سے قریباً ۹ ماہ پہلے الحکم اور البدر میں جو قادیان سے اخبار یں نکلتی ہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے اطلاع پا کر یہ وحی الٰہی شائع کی تھی کہ

عفت الدیار محلھا ومقامھا

یعنی یہ ملک عذاب الٰہی سے مٹ جائیگا ہے نہ مستقل سکونت امن کی جگہ رہے گی اور نہ عارضی سکونت امن کی جگہ یعنی طاعون کی وبا ہر جگہ عام طور پر پڑے گی اور سخت پڑے گی دیکھو اخبار الحکم مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۰۴ء نمبر ۱۸ جلد ۸ کالم ۳ اور اخبار البدر نمبر ۲۰ و ۲۱ مورخہ ۲۴ مئی و یکم جون ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۵ کالم ۲ **اب میں دیکھتا ہوں کہ وہ وقت بہت قریب آگیا ہے میں نے اسوقت جو آدھی رات کے بعد چار بج چکے ہیں بطور کشف دیکھا ہے کہ دردناک موتوں سے عجیب طرح سے شور قیامت برپا ہے - میرے منہ پر یہ الہام الٰہی تھا کہ موتا موتی لگ رہی ہے** کہ میں بیدار ہو گیا - اور اسی وقت جو ابھی کچھ حصہ رات کا باقی ہے میں نے یہ اشتہار لکھنا شروع کیا -

دوستو! اٹھو اور بیدار ہو جاؤ کہ اس زمانہ کی نسل کے لئے نہایت مصیبت کا وقت آگیا ہے - اب اس دریا سے پار ہونے کے لئے بجز تقویٰ کے اور کوئی کشتی نہیں - مومن خوف کے وقت خدا کی طرف جھکتا ہے کہ بغیر اس کے کوئی امن نہیں - اب دکھ اٹھا کر اور سوز و گداز اختیار کرکے اپنے تئیں آپ دو اور راستی میں محو ہو کر اپنی قربانی آپ ادا کرو - اور تقوے کی راہ میں پورے زور سے کام لے کر اپنا بوجھ آپ اٹھاؤ - کہ ہمارا خدا بڑا رحیم و کریم ہے کہ رونے والوں پر اس کا غصہ تھم جاتا ہے - مگر وہی جو قبل از وقت روتے ہیں نہ مردوں کی لاشیں دیکھ کر - وہ خوف کرنے والوں کے سر پر سے عذاب کی پیشگوئی ٹال دیتا ہے جاہل کہتا ہے کہ یہ پیشگوئی کیوں ٹل گئی - لیکن اگر خدا میں یہ عادت نہ ہوتی کہ دعا اور صدقہ اور خیرات اور گریہ اور بکا سے ان بلاؤں کو دور کر دیتا جن کا اس نے ارادہ کیا ہے یا جن بلاؤں اور عذابوں کو نبیوں کی معرفت ظاہر کر چکا ہے - تو دنیا کبھی کی ہلاک ہو جاتی - سو نیکی کرو اور خدا کے رحم کے امیدوار ہو جاؤ - خدا تعالیٰ کی طرف سے پوری قوت کے ساتھ حرکت کرو - اور اگر یہ نہیں تو بیمار کی طرح افتاں و خیزاں اُس کی رضا کے دروازے تک اپنے تئیں پہنچاؤ اور اگر یہ بھی نہیں مردہ کی طرح اپنے اٹھائے جانے کا ذریعہ صدقہ خیرات کی راہ سے پیدا کرو - نہایت تنگی کے دن ہیں - اور آسمان پر خدا کا غضب بھڑک رہا ہے - آج محض زبانی لاف و گزاف سے تم پار نہیں ہو سکتے - ایسی حالت بناؤ اور ایسی تبدیلی اپنے اندر پیدا کرو - اور ایسے تقویٰ کی راہ پر قدم مارو کہ وہ رحیم و کریم خوش ہو جائے - اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی کی جگہ بناؤ - اور اپنے دلوں پر سے ناپاکیوں کے زنگ دور کرو - بیجا کینوں اور بخلوں اور بدزبانیوں سے پرہیز کرو - اور قبل اس کے کہ وہ وقت آئے کہ انسانوں کو دیوانہ سا بنا دے - بیقراری کی دعاؤں سے خود دیوانے بن جاؤ - عجب بدبخت وہ لوگ ہیں کہ مذہب صرف اس بات کا نام رکھتے ہیں کہ محض زبان کی چالاکیوں پر سارا دار و مدار ہو - اور دل سیاہ اور ناپاک اور دنیا کا کیڑا ہو - پس اگر تم اپنی خیر چاہتے ہو - تو ایسے مت ہو عجیب بدقسمت وہ شخص ہے کہ جو اپنے نفس امارہ کی طرف ایک نظر بھی مہمان کر نہیں دیکھتا - اور محض ہو دار تعصب سے دوسروں کو بدزبانی سے پکارتا ہے پس ایسے شخص پر ہلاکت کی راہ کھلی ہے - سو تقویٰ سے پورا حصہ لو - اور مدارات کا کامل وزن اختیار کرو - اور دعاؤں میں لگے رہو - تا تم پر رحم ہو - تم میں سے کون ہے جو بھوک کے وقت صرف روٹی کے نام سے سیر ہو سکتا ہے صرف ایک دانے سے پیٹ بھر سکتا ہے - ایسا ہی تم خدا کو راضی نہیں کر سکتے جب تک پورے طور پر متقی نہ بن جاؤ اپنے دشمنوں کے لفظی جوشوں کا مقابلہ مت کرو - تا تم بھی ایسے ہی نہ ہو جاؤ - کیونکہ جاہل کا مقابلہ صرف جہالت کے ذریعہ سے ہی ہو سکتا ہے - پس اگرچہ تمہیں ستاویں اور دکھ دیویں یا تمہیں جوش دلانے کے لئے میری نسبت سب و شتم اور دشنام دہی اور تمسخر کا طریق اختیار کریں تو تم صبر کرو اور چپ رہو تا وہ خدا جو تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کو آسمان پر دیکھتا ہے - تمہیں بدلا دے یقیناً سمجھو کہ یہ وہ دن آرہے ہیں کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ایسی سختی کے دن کبھی عام طور پر نہیں آئے - ایسا ہوا تا وہ پیشگوئیاں پوری ہو جائیں جو ابتداء سے نبیوں کی تھیں خدا نے آج سے پچیس برس پہلے طاعون کی خبر مجھ کو دی تھی جو براہین احمدیہ میں شائع ہو چکی تھی - پھر اسوقت خبر دی جبکہ یہ ملک اس بیماری سے پاک تھا وہ خبر بھی شائع ہو چکی اور پھر اس طاعون کے اس سخت حملہ کی خبر دی - جبکہ یہ ملک اس بیماری سے پاک تھا - وہ خبر بھی شائع ہو چکی - اور پھر اس طاعون کے اس سخت حملہ کی خبر جو عنقریب ہونیوالا ہے یہ اسلئے ہوئی کہ تا لوگ متنبہ ہو جائیں - اُن چالاک لوگوں کی پیروی مت کرو جن کے دل بگڑے اور جو نخوت سے بھرے ہیں - جو دوسروں کو خدا کی طرف بلاتے ہیں اور آپ اُس سے دور ہیں - خدا ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ کس کی زندگی لعنتی اور کس کی زندگی پاک ہے؟

پس تم ایسی درد ناک دعاؤں میں لگ جاؤ کہ گویا مر ہی جاؤ - تا دوسری موت سے خدا تمہیں بچا دے - دنیا کے لئے بڑی گھبراہٹ کے دن ہیں مگر دنیا نہیں سمجھتی - لیکن کسی دن سمجھے گی - دیکھو میں اسوقت اپنا فرض ادا کر چکا ہوں اور قبل اسکے کہ تنگی کے دن آویں میں نے اطلاع دے دی ہے - اسپر میں ختم کرتا ہوں -

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

راقم خاکسار

مرزا غلام احمد قادیانی

۲۷ فروری ۱۹۰۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الدعوۃ

آسماں بارد نشان الوقت میگوید زمیں
تا یکے جنگ و نبرد و کارزارست با خدا؟

شد ظہور وعدہ ہائے انبیاء مرسلیں
اے سیہ باطن! بترس از خشم رب العالمیں

چونکہ میرا کام دعوۃ اور تبلیغ ہے۔ اسلئے میں دوبارہ ظاہر کرتا ہوں اور میں قسم حضرۃ احدیت جلت شانہٗ کی کھاکر کہتا ہوں کہ میرے پر خدا نے وحی کے ذریعہ سے ظاہر فرمایا ہے کہ میرا غضب زمین پر بھڑک رہا ہے۔ کیونکہ اس زمانہ میں اکثر لوگ معصیت اور دنیا پرستی میں ایسے غرق ہو گئے ہیں کہ خدا تعالیٰ پر بھی ایمان نہیں رہا۔ اور وہ جو اسکی طرف سے اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا ہے۔ اس سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے اور یہ ٹھٹھا اور لعن و طعن حد سے گذر گیا ہے۔ پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ان سے جنگ کرونگا۔ اور میرے وہ حملے انپر ہونگے جو ان کے خیال و گمان میں نہیں۔ کیونکہ انھوں نے جھوٹ سے اسقدر دوستی کی کہ سچائی کو اپنے پاؤں کے نیچے پامال کرنا چاہا۔ پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اب ارادہ کیا ہے کہ اپنے غریب گروہ کو ان درندوں کے حملوں سے بچاؤں۔ اور سچائی کی حمایت میں کئی نشان ظاہر کروں اور وہ فرماتا ہے کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے سچائی ظاہر کر دے گا۔

پس تم سوچ کر دیکھو کہ یہ دن کیسے ہیں؟ جو تم دیکھ رہے ہو۔ سچ کہو کیا کبھی تمہارے باپ دادوں نے سنا تھا کہ جس زور سے اب طاعون کھا رہی ہے۔ کبھی پہلے بھی ایسا زور ہوا تھا۔ اور جس طرح ابھی ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو ایک شدید زلزلے نے تمہارے دلوں کو ہلا دیا۔ اور عام نقصان پہنچا دیا۔ اور لوگوں کو دیوانہ سا بنا دیا۔ کبھی پہلے بھی تم نے یا تمہارے بزرگوں نے اس ملک میں دیکھا تھا۔ اور یاد رکھو کہ یہ تمام واقعات صرف تکلف اور بناوٹ سے پیشگوئیاں قرار نہیں دیئے گئے۔ بلکہ سالہا سال ان کے وجود سے پہلے براہین احمدیہ میں خبر دی گئی تھی اور ایسا ہی دوسری کتابوں میں جو میری تالیف ہیں یہ خبریں شائع ہو چکی ہیں۔ اور یہ تو پرانی باتیں ہیں۔ ممکن ہے کہ اکثر لوگوں کو بھول گئی ہونگی کیونکہ غفلت اور عداوت اور بدظنی یہ تینوں جس جگہ اکٹھی ہو جائیں وہاں حافظہ کب درست رہ سکتا ہے خدا کے وعدے بھی ایمان داری سے ہی یاد رہتے ہیں۔ ورنہ جس شخص کا دل ایمان سے خالی ہو وہ ہزار نشانوں کو بھی آنکھوں سے دیکھ کر ایسا دل سے اتار دیتا ہے جیسا کہ ایک تنکا توڑ کر پھینک دیا جائے۔ غرض میں اسوقت پرانی پیشگوئیوں پر اکتفا نہیں کرتا۔ بلکہ میں ان پیشگوئیوں کو پیش کرتا ہوں۔ جن کے شائع کئے جانے پر قریباً ایک مہینہ گذرا ہے۔ دیکھو میرا اشتہار الوصیت جس کو میں نے ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء کو شائع کیا تھا یہی اشتہار الحکم نمبر ۷ جلد ۹ کے پرچہ ۲۸ فروری ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا۔ اور پھر دوبارہ الحکم مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ میں وہی الہام شائع ہوا ہے۔ ان پیشگوئیوں میں سے ایک خبر کے الفاظ یہ ہیں ۲۶ فروری ۱۹۰۵ء کی رات کو جس کی صبح کو ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء تھی میں نے بطور کشف دیکھا کہ دردناک موتوں سے عجیب طرح پر شورِ قیامت برپا ہے۔ میرے منہ پر یہ الہام الٰہی تھا موتا موتی لگ رہی ہے اور مجھے دکھایا گیا کہ ملک عذاب الٰہی سے مٹ جانے کو ہے۔ نہ مستقل سکونت امن کی جگہ رہے گی۔ نہ عارضی سکونت۔ مقاموں پر اور عارضی سکونت گاہوں پر آفت آئے گی۔ اور پھر مارچ کے مہینے میں خدا تعالیٰ نے اپنی پاک وحی سے میرے پر ظاہر کیا کہ مکذبوں کو ایک نشان دکھایا جائے گا۔ اور یہ پیشگوئی بھی اسی الحکم ۲۴ مارچ میں شائع ہو چکی ہے۔

اب اے عزیزو! سوچو کہ کیا یہ زلزلہ جو ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کی صبح کو اس ملک میں ظاہر ہوا وہی نشان نہیں ہے؟ جس کی خدا نے پہلے سے خبر دی ہے۔ دیکھو کتابوں میں لکھا گیا تھا کہ مہدی موعود کے زمانہ میں رمضان میں کسوف و خسوف ہوگا۔ اور مسیح موعود کی نسبت خود عیسائی صاحبوں کی انجیلوں میں ہے کہ مسیح کے وقت مری پڑے گی۔ یعنی طاعون اور ایک بادشاہ دوسرے بادشاہ پر چڑھائی کرے گا۔ اور سخت زلزلے آئیں گے پس تم نے ان علامتوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا پھر جبکہ تمام نشان ظاہر ہو چکے ہیں۔ اور ان دونوں منصبوں کا مدعی میں ہوں۔ جو تم میں اسوقت پچیس سال سے موجود ہوں پس میرے بعد کس کا انتظار کرو گے؟ ان تمام علامتوں کا مصداق تو وہ ہے۔ جو ان نشانوں کے ظہور کے وقت موجود ہے۔ نہ وہ کہ جس کا ابھی دنیا میں نام و نشان نہیں یہ عجب سخت دلی ہے۔ جو سمجھ میں نہیں آتی۔ جبکہ میرے دعوے کے ساتھ سب نشان ظاہر ہو چکے۔ اور میری مخالفت میں کوششیں بھی ہو کر ان میں نامرادی اور ناکامی رہی مگر پھر بھی انتظار کسی اور کی ہے؟ ہاں یہ سچ ہے کہ میں نہ جسمانی طور پر آسمان سے اترا ہوں۔ اور نہ میں دنیا میں جنگ اور خونریزی کرنے کے لئے آیا ہوں بلکہ صلح کے لئے آیا ہوں۔ مگر میں خدا کی طرف سے ہوں۔ میں یہ پیشگوئی کرتا ہوں کہ میرے بعد قیامت تک کوئی ایسا مہدی نہیں آئے گا جو جنگ اور خونریزی سے دنیا میں ہنگامہ برپا کرے اور خدا کی طرف سے ہوں ....

....

....

...... اور نہ کوئی ایسا مسیح آئے گا جو کسی وقت آسمان سے اترے گا۔ ان دونوں سے ہاتھ دھو لو۔ یہ سب حسرتیں ہیں جو اس زمانہ کے تمام لوگ قبروں میں لے جائیں گے۔ نہ کوئی مسیح اترے گا۔ اور نہ کوئی خونی مہدی ظاہر ہوگا۔ جو شخص آنا تھا وہ آ چکا۔ وہ میں ہی ہوں جس سے خدا کا وعدہ پورا ہوا۔ جو شخص مجھے قبول نہیں کرتا۔ خدا سے لڑتا ہے کہ تو نے کیوں ایسا کیا۔ حالانکہ ایسی غلطیاں پہلے بھی ہوتی رہی ہیں۔ اور ان کے علماء بھی پیشگوئیوں کے سمجھنے میں ٹھوکر کھاتے رہے ہیں کہ سمجھا کچھ اور آخر ظاہر ہو گیا کچھ عزیزو! شرم و حیا کرو۔ خدا کے دن آ گئے۔ اور آسمان تمہیں وہ کرشمے دکھا رہا ہے۔ جن کی تمہارے آبا و اجداد کو خبر نہ تھی مبارک وہ جو میرے بارے میں ٹھوکر نہ کھاویں۔ والسلام علےٰ من اتبع الہدےٰ

راقم خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی ۱۹ اپریل ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الانذار

بترسید از خدائے بے نیاز و سخت قہارے
نمی داند کسی کہ خود تباہی ہست در کارے
مرا باور نمی آید کہ رسوا گردد آں مردے
کہ می ترسد از آن یاری کہ ستارست و غفارے
گراں جیزے کہ می بینم عزیزاں نیز دیدندے
ز دنیا توبہ کردندے بچشم زار و خونبارے
بہ تشویش قیامت ماند ایں تشویش گر بینی
علاجے نیست بہر دفع آں جز حسن کردارے
نہ شاید تافتن سرزاں جناب عزۃ و غیرت
کہ گر خواہد کشد در یکدمی چوں کرم بیکارے
من از ہمدردیت گفتم تو خود ہم فکر کن بارے
خرد از بہر ایں روز است اے دانا و ہشیارے

غور سے پڑھو کہ خدا تعالیٰ کی وحی ہے

۹ اپریل ۱۹۰۵ء رات تین بجے کے قریب خدا تعالیٰ کی پاک وحی مجھ پر نازل ہوئی جو ذیل میں لکھی جاتی ہے

تازہ نشان تازہ نشان کا دھکا

زلزلۃ الساعۃ قوا انفسکم ان اللہ مع الابرار۔ دنیٰ منک جاء الحق و زہق الباطل ترجمہ یعنی خدا ایک تازہ نشان دکھائیگا مخلوق کو اس نشان کا دھکا لگے گا۔ وہ قیامت کا زلزلہ ہوگا۔ (مجھے علم نہیں دیا گیا کہ زلزلہ سے مراد زلزلہ ہے یا کوئی اور شدید آفت ہے۔ جو دنیا پر آئے گی۔ جس کو قیامت کہہ سکیں گے۔ اور مجھے علم نہیں دیا گیا کہ ایسا حادثہ کب آئے گا۔ مجھے علم نہیں کہ وہ چند دن یا چند ہفتوں تک ظاہر ہوگا۔ یا خدا تعالیٰ اس کو چند مہینوں یا چند سال کے بعد ظاہر فرمائیگا۔ بہرحال وہ حادثہ زلزلہ ہو یا کچھ اور ہو قریب ہو یا بعید ہو پہلے سے بہت خطرناک ہے۔ اگر ہمدردی مخلوق مجھے مجبور نہ کرتی تو میں بیان نہ کرتا سو وہ پہلی پیشگوئی جو میں نے الحکم اور البدر میں حادثہ سے پانچ ماہ پہلے ملک میں شائع کر کے خبر دی تھی۔ کہ ملک میں بڑی تباہی پیدا ہوگی۔ اور شور قیامت برپا ہوگا۔ اور یکدفعہ موتا موتی ظہور میں آ جائے گی۔ دیکھو وہ نشان کیسا پورا ہوا۔ جیسا کہ میں نے ابھی لکھا ہے کہ پیشگوئی مذکورہ اخبار الحکم اور البدر میں اس زلزلہ سے قریباً ۵ ماہ پہلے شائع کر دی گئی تھی اور وہ پیشگوئی یہ ہے

عفت الدیار محلہا و مقامہا

یعنی بہت سی مخلوق کو مٹا دینے والی تباہی آئے گی جس سے مکانات بے نشان ہو جائیں گے۔ ان مکانوں اور گھروں کا پتہ نہ ملے گا۔ کہ کہاں تھے۔ دیکھو کیسی صفائی سے یہ خدا کی باتیں پوری ہو گئیں۔ اگر تم عربی داں نہیں ہو تو عربی دانوں سے پوچھ لو۔ کہ اس وحی الٰہی کے کیا معنی ہیں؟ کہ

عفت الدیار محلہا و مقامہا

اے عزیزو اس کے یہ معنی ہیں کہ مخلوق اور مکانوں کا نام و نشان نہیں رہے گا۔ طاعون تو صرف صاحب خانہ کو لیتی ہے۔ مگر جس حادثہ کی اس وحی الٰہی میں خبر دی گئی تھی اس کے تو یہ معنی ہیں کہ خانہ نہ رہے گا۔ اور نہ صاحب خانہ۔ سو خدا تعالیٰ کا فرمودہ جس شور اور جس صفائی سے پورا ہو گیا آپ صاحبوں کو معلوم ہے اسی کی نسبت اشتہار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الوصیة میں یہ خبر دیگئی تھی وہ تو جو ہونا تھا سو ہوا۔ مگر اس کے بعد جو آنیوالا حادثہ ہے وہ بہت بڑھ کر ہے۔ خدا تعالیٰ لوگوں پر رحم کرے۔ اُن کو تقویٰ اور نیک اعمال کا خیال آجاوے۔ بقیہ ترجمہ عربی وحی کا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ نیکی کرکے اپنے تئیں بچالو۔ قبل اس کے جو وہ ہولناک دن آوے جو ایک دم میں تباہ کر دے گا۔ اور فرماتا ہے کہ خدا اُن کے ساتھ ہے جو نیکی کرتے ہیں اور بدی سے بچتے ہیں۔ پھر اس نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ میرا فضل تیرے نزدیک آگیا۔ یعنی وہ وقت آگیا کہ تو کامل طور پر شناخت کیا جاوے حق آگیا اور باطل بھاگ گیا

حاصل مطلب یہ ہے کہ جو کچھ نشان ظاہر ہوا اور ہوگا۔ اس سے یہ غرض ہے کہ لوگ بدی سے باز آویں اور اس خدا کے فرستادہ کو جو ان کے درمیان ہے شناخت کریں۔ پس اے عزیزو! جلد ہر ایک بدی سے پرہیز کرو کہ پکڑے جانے کا دن نزدیک ہے۔ ہر ایک جو شرک کو نہیں چھوڑتا وہ پکڑا جائے گا۔ ہر ایک جو فسق و فجور میں مبتلا ہے وہ پکڑا جائے گا۔ ہر ایک جو دنیا پرستی میں حد سے گذر گیا ہے اور دنیا کے غموں میں مبتلا ہے۔ وہ پکڑا جائے گا۔ ہر ایک جو خدا کے وجود سے منکر ہے وہ پکڑا جائے گا۔

دیکھو آج میں نے بتلا دیا زمین بھی سنتی ہے اور آسمان بھی۔ کہ ہر ایک جو راستی کو چھوڑ کر شرارتوں پر آمادہ ہوگا۔ اور ہر ایک جو زمین کو اپنی بدیوں سے ناپاک کرے گا۔ وہ پکڑا جائے گا۔

خدا فرماتا ہے کہ قریب ہے جو میرا قہر زمین پر اترے کیونکہ زمین پاپ اور گناہ سے بھر گئی۔ پس اٹھو! اور ہوشیار ہو جاؤ کہ وہ آخری وقت قریب ہے جس کی پہلے نبیوں نے بھی خبر دی تھی۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے کہ یہ سب باتیں اسی کی طرف سے ہیں۔ میری طرف سے نہیں ہیں۔ کاش یہ باتیں نیک ظنی سے دیکھی جاویں! کاش میں ان کی نظروں میں ...... کاذب نہ ٹھیرتا۔ تا دنیا ہلاکت سے بچ جاتی۔ یہ میری تحریر معمولی تحریر نہیں۔ دلی ہمدردی سے بھرے ہوئے نعرے ہیں۔ اگر اپنے اندر تبدیلی کرو گے اور ہر ایک بدی سے اپنے تئیں بچالوگے تو بچ جاؤ گے کیونکہ خدا حلیم ہے جیسا کہ وہ قہار بھی ہے۔ اور تم میں سے اگر ایک حصہ بھی اصلاح پذیر ہوگا تب بھی رحم کیا جائیگا۔ ورنہ وہ دن آتا ہے کہ انسانوں کو دیوانہ کر دیگا۔ نادان بدقسمت کہے گا کہ یہ باتیں جھوٹ ہیں۔ ہائے وہ کیوں اسقدر سوتا ہے۔ آفتاب تو نکلنے کو ہے۔ جب خدا تعالیٰ اس وحی کے الفاظ مجھ پر نازل کر چکا تو ایک روح کی آواز میرے کان میں پڑی۔ جو کوئی ناپاک روح تھی اور میں نے اس کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ابھی سوتے سوتے جہنم میں پڑ گیا۔ انسان کا کیا حرج ہے کہ اگر فسق و فجور کو چھوڑ دے۔ کونسا اس میں اس کا نقصان ہے۔ اگر وہ مخلوق پرستی نہ کرے۔ آگ لگ چکی ہے۔ اٹھو! اس آگ کو اپنے آنسوؤں سے بجھاؤ۔ بنی اسرائیل میں جو شخص گناہ کرتا تھا اس کو حکم ہوتا تھا کہ اپنے تئیں قتل کر دے۔ پس گو یہ حکم تمہارے لئے نہیں ہے۔ مگر یہ تو ضرور چاہئیے کہ اسقدر توبہ استغفار کرو کہ گویا مر ہی جاؤ تا وہ حلیم خدا تم پر رحم کرے۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ

راقم خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی ۱۰ ؍ اپریل ۱۹۰۵ء

نوٹ: یہ خبر زلزلہ کی براہین احمدیہ میں بھی پہلے سے دی گئی تھی جس کو شائع ہوئے قریباً پچیس برس گذر گئے۔ جیسا کہ اس کی وحی الٰہی ہے۔ واصنع الفلک باعیننا ووحینا ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انھم مغرقون۔ اور ایک وحی الٰہی جو اخباروں میں اس ہولناک زلزلہ کی نسبت شائع ہو چکی ہے یہ ہے "چونکا دینے والی خبر" منہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

النداء من وحی السماء

یعنی

ایک زلزلہ عظیمہ کی نسبت پیشگوئی (بار دوم)

وحی الٰہی سے

سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے
جو خبر دی وحی حق نے اس سے دل بیتاب ہے

زلزلہ سے دیکھتا ہوں میں زمیں زیر و زبر
وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے

ہے سرِ رہ پر کھڑا نیکوں کی وہ مولیٰ کریم
نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

۹؍ اپریل ۱۹۰۵ء کو پھر خدا تعالیٰ نے مجھے ایک سخت زلزلہ کی خبر دی ہے جو نمونہ قیامت اور ہوش ربا ہوگا۔ چونکہ دو مرتبہ مکرر طور پر اس علیم مطلق نے اس آئندہ واقعہ پر مجھے مطلع فرمایا ہے۔ اسلئے میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ عظیم الشان حادثہ جو محشر کے حادثہ کو یاد دلا دے گا دور نہیں ہے۔ مجھے خدائے عزوجل نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ دونوں زلزلے تیری سچائی ظاہر کرنے کے لئے دو نشان ہیں۔ انہیں نشانوں کی طرح جو موسیٰ نے فرعون کے سامنے دکھلائے تھے اور اس نشان کی طرح جو نوح نے اپنی قوم کو دکھلایا تھا۔ اور یاد رہے کہ ان نشانوں کے بعد ابھی بس نہیں ہے بلکہ کئی نشان ایک دوسرے کے بعد ظاہر ہوتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ انسان کی آنکھ کھلے گی۔ اور حیرت زدہ ہو کر کہے گا کہ کیا ہوا چاہتا ہے ہر ایک دن سخت اور پہلے سے بدتر آئے گا۔ خدا فرماتا ہے کہ میں حیرت ناک کام دکھلاؤں گا اور بس نہیں کروں گا۔ جب تک کہ لوگ اپنے دلوں کی اصلاح نہ کرلیں۔ جس طرح یوسف نبی کے وقت میں ہوا کہ سخت کال پڑا یہاں تک کہ کھانے کے لئے درختوں کے پتے بھی نہ رہے۔ اسی طرح ایک آفت کا سامنا موجود ہوگا۔ اور جیسا کہ یوسف نے اناج کے ذخیرہ سے لوگوں کی جان بچائی۔ اسی طرح جان بچانے کے لئے خدا نے اس جگہ بھی مجھے ایک روحانی غذا کا مہتمم بنایا ہے۔ جو شخص اس غذا کو سچے دل سے پورے وزن کے ساتھ کھائے گا۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ ضرور اس پر رحم کیا جائے گا۔

نوٹ: قرآن شریف میں اس نشان زلزلہ کے متعلق ایک صاف پیشگوئی سورۃ النازعات میں درج ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے اُن فرشتوں کی قسم کھا کر جو ایسے امور کے انتظام کے واسطے مامور ہوتے ہیں فرمایا کہ یوم ترجف الراجفۃ تتبعھا الرادفۃ یعنی اس وقت زمین ایسی کانپے گی کہ گویا اس کا نام راجفہ رکھا جائیگا یعنی متواتر زلزلے آتے رہیں گے اور اس کے بعد پھر ایک اور بڑا زلزلہ آئیگا۔ اس میں آئندہ زلزلہ کے واسطے بھی ایک پیشگوئی ہے۔ اور جو زلزلہ ہو چکا ہے اس کی پیشگوئی ہے۔ قرآن شریف کی صداقت کا ایک بڑا بھاری نشان ہے یہ پیشگوئی دوسرے زلزلہ کی ۹؍ اپریل ۱۹۰۵ء کی وحی الٰہی کی بنا پر ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خطرناک زلزلہ ایک نہیں غالباً اس کے بعد بھی اور زلزلے بھی ہیں۔ منہ

بعض نادان کہتے ہیں کہ پھر کیوں لوگ احمدی جماعت میں سے طاعون سے کیوں مر گئے؟ پس یاد رہے کہ اب تک ایک فرد بھی ہماری جماعت میں سے طاعون یا زلزلہ سے نہیں مرا۔ جس نے عملی حالت کو محبت کاملہ اور قوت ایمان اور پوری صدق و صفا اور دین کو مقدم رکھنے کے ساتھ ظاہر کیا ہو۔ اور جس کو میں نے ان علامات کے ساتھ شناخت کر لیا ہو یا مجھ کو اس کے اس مرتبہ کی خبر دیگئی ہو۔ ہاں چونکہ لاکھوں انسان اس جماعت میں داخل ہو چکے ہیں اور اکثر وہ ہیں جو ایک بچہ کی طرح کمزور ہیں۔ اور ایسے بھی ہیں جو کسی ابتلا کے وقت ثابت قدم نہیں رہ سکتے اور ایسے بھی ہیں جو تھوڑے سے امتحان میں پڑ کر مرتد ہونے کو تیار رہتے ہیں۔ اور ایسے بھی ہیں جو یہ اقرار کرکے جھوٹ بولتے ہیں جو ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کرلیا ہے۔ حالانکہ وہ ابھی تک دنیا کے گند میں پڑے ہیں ہرگز دین کو دنیا پر مقدم نہیں کیا۔ دن رات مردار دنیا میں مبتلا اور اسی غم و ہم میں گرفتار ہیں۔ اور ان کی عملی حالت اسی پر گواہی دے رہی ہے کہ انہوں نے دین کو دنیا پر مقدم نہیں کیا ہرگز نہیں کیا۔ لیکن میں امید رکھتا ہوں کہ آہستہ آہستہ بڑی بڑی روحانی ترقی کرینگے غرض ممکن نہیں اور بالکل ممکن نہیں کہ جن شرطوں پر میں لوگوں کو بیعت میں داخل کرتا ہوں اور جس راہ پر چلانا چاہتا ہوں اس پر مضبوط پنجہ مار کر پھر بھی کوئی شخص مورد عذاب الٰہی ہو۔ ہاں کمزوری کی حالت میں ان کے لئے طاعون سے فوت ہونا ایک شہادت ہے جو گناہ سے صاف کرکے ان کو بہشت میں پہنچائیگی۔ اور یہی خبر خدا نے مجھے دی تھی جس کو میں نے عام طور پر شائع کر دیا تھا۔ مگر لوگوں نے جیسا کہ انکی عادت ہے اس الہام میں تحریف کرکے اپنی طرف سے شائع کیا۔ گویا میرا یہ دعویٰ ہے کہ کوئی مرید میرا گو اس کی عملی یا ایمانی حالت کیسی ہی ہو طاعون سے نہیں مرے گا۔ تعجب ہے کہ ہمارے مخالف لوگوں میں افترا کی عادت کسقدر بڑھ گئی ہے۔ اصل الہام جس سے میں نے یہ نتیجہ نکالا تھا کہ خدا تعالیٰ ہر ایک کامل الایمان اور کامل العمل کو جو ہماری جماعت میں سے ہوگا طاعون کی موت سے بچایا جائے گا۔ یہ ہے:۔

الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اولٰئک لھم الامن وھم مھتدون

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یعنی جن لوگوں نے مجھے قبول کیا اور مجھ پر ایمان لا کے اور اپنے ایمان کو کسی ظلم اور قصور اور کسی نوع کی ایمانی یا عملی تاریکی یا نقص کے ساتھ مخلوط نہیں کیا وہ طاعون کے حملہ سے امن میں رہیں گے۔ پس وحی الٰہی سے کہاں سے یہ ثابت ہے کہ جو لوگ اپنے اندر کچھ نقص اور ظلم رکھتے ہیں یا کوئی ایمانی کمزوری ہے وہ بھی اس وعدہ الٰہی کے نیچے داخل ہیں نعوذ باللہ من سوء الفھم و افراط الوھم میں ایسے چند لوگوں کو بھی جانتا ہوں جو پہلے اس جماعت میں داخل ہوتے تھے اور پھر مرتد ہو گئے۔ پس اگر وہ اس جماعت میں رہ کر طاعون سے مرجاتے تو جلد باز اور ناواقف لوگ یہی کہتے کہ دیکھو اس جماعت کے یہ لوگ تھے جو طاعون سے مر گئے۔ حالانکہ ان کے اندر ایک خبیث مادہ تھا۔ جس کو خدا جانتا تھا۔ اور لوگ نہیں جانتے تھے۔ اور وہ اس پھوڑے کی طرح تھے جو اوپر سے بہت چمکتا ہو۔ اور اندر بجز پیپ کے اور کچھ نہ ہو ہاں خدا تعالیٰ نے مجھے یہ خبر دے رکھی ہے کہ طاعون اس جماعت کی تعداد کو بڑھائے گی۔ اور دوسرے مسلمانوں کی تعداد کو گھٹائے گی۔ سو آخر پر دیکھ لینا چاہیئے کہ یہ پیشگوئی سچی نکلی یا جھوٹی۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ظلم کے سبب سے جو کیا گیا اور طاعون کے نشان کو دیکھ کر لوگ ہنسی سے پیش آئے یہ دوسرا نشان زلزلہ کا ظاہر ہوا۔ جس کی خبر آج سے قریباً ایک برس پہلے اخبار الحکم اور البدر میں شائع کی گئی تھی۔ اور پہلے جو اشتہار لکھا گیا جو زلزلہ سے پانچ مہینے پہلے الہام عفت الدیار محلھا و مقامھا ہوا تھا۔ وہ غلطی سے لکھا گیا تھا۔ بلکہ مئی ۱۹۰۴ء میں ان دونوں اخباروں میں خوفناک زلزلہ کی خبر شائع کی گئی تھی ساتھ ہی اس کے یہ الہام تھا کہ

زلزلہ کا دھکا[1]

اور عربی الہام مذکورہ بالا کا مفہوم یہ تھا کہ زلزلہ کے وقت جو مکان بطور سرائے کے ہوں گے یا مستقل طور پر سکونت کے مکان ہوں گے وہ حادثہ زلزلہ سے نابود ہو جائیں گے۔ ان کا نام و نشان نہ رہے گا۔ پھر اشتہار الوصیۃ میں بھی زلزلہ سے پہلے شائع کیا گیا تھا کہ **موتا موتی کا واقعہ آنے والا ہے** جس سے شور قیامت برپا ہوگا۔

غرض اے ناظرین آپ صاحبان بچشم خود دیکھ چکے ہیں کہ وہ پیشگوئی جو میں نے الحکم اور البدر میں شدید زلزلہ کے بارے میں آج کی تاریخ سے ایک برس پہلے کی تھی وہ کس زور سے پوری ہوئی اور سخت حادثے کانگڑہ اور بھاگسو اور پالم پور اور سجان پور تیرہ اور دیگر مقامات جیسا کلو اور رنگو میں ہوئے ان کی تفصیل کی اس جگہ حاجت نہیں یہ ایک ایسی پیشگوئی تھی جس سے دلوں پر بہت اثر ہونا چاہیئے تھا مگر میں نے سنا ہے کہ اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ لاہور اور امرتسر میں اس پر بھی بہت ٹھٹھا کیا گیا۔ خاص کر پیسہ اخبار کے ایڈیٹر نے اس ٹھٹھے میں بہت سا حصہ لیا اور رد کے طور پر لکھا کہ ایسے زلزلے ہمیشہ آتے ہیں۔ اور جاپان میں بہت زلزلے آیا کرتے ہیں۔ اس شخص نے دیدہ و دانستہ سچائی کا خون کرنا چاہا۔ یہ تو سچ ہے کہ دنیا میں کوئی نئی بات نہیں۔ نوح کے طوفان تک کا بھی ایک نمونہ گذر چکا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ جب کسی شدید حادثہ کی قبل از وقت خبر دے جو اس ملک کے رہنے والے اس کو ایک غیر معمولی واقعہ اور ایک انہونی خیال کرتے ہوں اور اپنے ملک میں انکے باپ دادوں نے اس کی نظیر نہ دیکھی ہو۔ اور ایسا امر ان کے ملک میں ظاہر ہونا ان کے خیال و گمان میں بھی نہ ہو۔ اور پھر وہ امر واقع ہو جاوے اور وہ پیشگوئی پوری ہو جاوے تو پھر اس کو معمولی بات سمجھنا اگر ہٹ دھرمی نہیں تو اور کیا ہے۔ مگر میں جانتا ہوں کہ اس درجہ تعصب رکھنے والے اور دانستہ حق کو چھپانے والے دنیا میں بہت کم ہونگے۔ شاید ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار اس اپنی سیرت میں لاہور میں ایک ہی ہوں یا چند آدمی جو انگلیوں پر شمار ہو سکتے ہیں ان کے ہم مشرب ہوں۔ بہر حال جبکہ پہلی پیشگوئی کو ڈرنے والے دل کے ساتھ نہیں دیکھا گیا اور مجھ کو بقول پیسہ اخبار ایک دوکاندار یا افترا کے کاموں کا تاجر ٹھیرایا گیا ہے۔ تو خدا نے چاہا کہ اب دوسرا نشان دکھا دے تا ماننے والوں پر اس کا رحم ہو اور نا توبہ کرنے والے توبہ کریں۔ اور نا وہ لوگ جو کچی منزلوں کی چھتوں کے نیچے ہوتے ہیں۔ وہ کسی اور جگہ ڈیرے لگا لیں۔ اس وقت بجز توبہ کیا علاج ہے۔ اس آنے والے حادثے کے لئے کوئی ٹیکا بھی تجویز نہیں ہو سکتا جس سے تسلی ہو پس میں محض خیر خواہی مخلوق کے لئے ہمدردی سے بھرے ہوئے دل کے ساتھ یہ اشتہار شائع کرتا ہوں کہ جہاں تک ممکن ہو اپنی اصلاح کرنی چاہیئے کم از کم ظلم اور تعدی اور فسق و فجور اور ٹھٹھے اور ہنسی سے دستکش ہو جانا چاہیئے۔ بہتر ہے کہ ہر ایک شخص اپنا صدقہ کرے۔ اور اگر قربانی بھی کرے تو بہتر ہے اور ٹھٹھے والی مجلسوں سے الگ ہو جائے یاد رہے کہ اگر کسی کا مذہب اور عقیدہ نادرستی پر ہے مگر وہ ٹھٹھے کرنے والی مجلسوں میں نہیں بیٹھتا اور بد زبانی کرنے والوں کی ہاں میں ہاں نہیں ملاتا۔ اور فسق و فجور اور ظلم و تعدی اور ہر ایک قسم کی شرارتوں اور جھوٹی گواہیوں اور ناحق کے خون اور چوری سے دستکش ہے اور غربت اور مسکینی اور شرافت سے گذارہ کرتا ہے وہ اگرچہ بباعث اپنی مذہبی غلطی کے روز آخرت میں مواخذہ کے لائق ہوگا۔ مگر دنیا میں خدا تعالیٰ جو کریم و رحیم ہے دوسروں کی نسبت اس پر رحم کرے گا[2] بشرطیکہ شریر جماعتوں کے ساتھ اس کا پیوند اور تعلق نہ ہو۔ خوب یاد رکھو کہ جن قوموں کو خدا تعالیٰ نے اس سے پہلے عذاب میں مبتلا کیا تھا جیسا کہ نوح کی قوم اور فرعون کی قوم اور لوط کی قوم وہ اسلئے ہلاک نہیں کی گئیں تھی کہ محض مذہبی اختلاف درمیان تھا بلکہ وہ اپنی شوخیوں اور شرارتوں کی وجہ سے ہلاک کی گئی تھیں نوح کی قوم نے نہ صرف حضرت نوح کو مفتری سمجھا بلکہ دن رات ٹھٹھا ہنسی ان کا پیشہ ہو گیا۔ اور فرعون اور اس کی قوم نے پہلے سے زیادہ بنی اسرائیل پر ظلم کرنا شروع کیا۔ اور لوط کی قوم نے فسق و فجور میں جبر تک نوبت پہنچائی۔ اور جب انکو سمجھایا گیا تو لوط اور اسکے اصحاب کی نسبت انھوں نے اپنے رفیقوں کو وہ کہا جو قرآن شریف میں درج ہے اور وہ یہ ہے

اخرجواھم من قریتکم ان ھم اناس یتطھرون

یعنی ان لوگوں کو اپنے گاؤں سے باہر نکالو یہ تو طہارت اور تقویٰ لئے پھرتے ہیں یعنی ہمارے مخالف اور او باش لوگوں کو کہتے ہیں۔ پس خدا کا غضب ان قوموں پر بھڑکا[3] اور ان کو صفحہ زمین سے ناپدید کر دیا۔ پس کیا تم ان لوگوں سے زیادہ سخت ہو۔ یا تمہارے پاس خدا تعالیٰ کے مقابلہ کا کچھ سامان موجود ہے۔ اور ان کے پاس موجود نہ تھا۔ یا تم عذاب سے بری کئے گئے ہو۔ اور یا خدا تعالیٰ میں اب وہ عذاب دینے کی قوت نہیں جو پہلے تھی میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس آنیوالے نشان کے بعد جو مجھ کو قبول کرے گا اس کا ایمان قابل عزت نہیں جس کے کان ہیں سنیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا عذاب زمین پر بھڑکا ہے۔ کیونکہ زمین والوں نے میری طرف سے منہ پھیر لیا ہے۔ پس جب ایک انسانی سلطنت عدول حکمی سے ناراض ہو جاتی ہے اور ہولناک سزا دیتی ہے تو پھر خدا کا غضب کیسا ہوگا پس توبہ کرو۔ کہ دن نزدیک ہیں اور اس بارے میں جو عربی میں مجھے وحی الٰہی ہوئی ابھی گئی ہیں انکو معہ ترجمہ لکھ کر اس اشتہار کو ختم کرتا ہوں اور وہ یہ ہے

بخور آنچہ ترا انجور انم لك درجة
فی السماء و فی الذین ھم یبصرون + نزلت لك ۔ لك نری آیات و نھدم ما یعمرون قل عندی شھادۃ من اللہ فھل انتم مؤمنون کففت عن بنی اسرائیل ۔ ان فرعون و ھامان وجنودھما کانوا خاطئین ۔ انی مع الافواج اتیك بغتۃ

---

[1] زلزلہ شدیدہ کی نسبت ان دونوں اخبارات میں زلزلہ سے مدت پہلے یہ الہام ہو چکا ہے جو ہلا دینے والی خبر اور اس زلزلہ کی نسبت رسالہ الوصیۃ اور اشتہارات میں یہ وحی شائع ہو چکی ہے واصنع الفلك باعیننا و وحینا ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انھم مغرقون یعنی ہمارے رو برو اور ہمارے سامنے کشتی تیار کر اور ان لوگوں کے بارے میں جو ظالم ہیں مجھ سے بات نہ کر کہ میں ان سب کو غرق کر دوں گا۔ منہ

[3] درحقیقت اس زمانہ میں اس عادت اللہ کی مثال ڈپٹی عبد اللہ آتھم اور پنڈت لیکھرام ہیں۔ عبد اللہ آتھم نے پیشگوئی سن کر کوئی شوخی نہیں دکھائی تھی بلکہ رو تا رہا اسلئے خدا نے جو رحیم و کریم خدا ہے اس کی میعاد میں تاخیر ڈال دی جیسا کہ پہلے الہام میں وعدہ تھا۔ مگر لیکھرام نے شوخی دکھائی اور پیشگوئی کو سن کر بد زبانی میں بہت بڑھ گیا اور ہر مجلس میں گالیاں دینا اپنا شیوہ اختیار کر لیا۔ اسلئے غیور خدا نے اصل میعاد بھی پوری نہ ہونے دی اور ابھی پانچ برس ہی گذرے تھے جو اپنی سزا کو پہنچ گیا اور وہی زبان کی چھری دوسرے رنگ میں اسکو لگ گئی۔ منہ

[2] آیت قرآنی وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا سے صاف ظاہر ہے کہ اس قسم کے قہری عذاب نازل ہو گئے ہیں پہلے خدا کی طرف سے کوئی رسول ضرور مبعوث ہوتا ہے جو خلقت کو آنیوالے عذاب سے ڈراتا ہے یہ عذاب اس کی تصدیق کیلئے قہری نشانات ہوتے ہیں۔ اس وقت بھی خدا کا رسول تمہارے درمیان ہے۔ جو مدت سے تم کو ان عذابوں کے آنے کی خبر دے رہا ہے۔ پس سوچو اور ایمان لاؤ تا کہ نجات پاؤ۔ منہ

یعنی جو کچھ میں تجھے کھلاتا ہوں وہ کھا تیرا آسمان پر ایک درجہ ہے اور نیز ان میں ایک درجہ ہے۔ جو آنکھیں رکھتے ہیں وہ دیکھتے ہیں۔ اور میں تیرے لئے زمین پر اتروں گا تا اپنے نشان دکھلاؤں۔ ہم تیرے لئے زلزلہ کا نشان دکھلائیں گے۔ اور عمارتیں جن کو غافل انسان بناتے ہیں یا آئندہ بنائیں گے گرا دینگے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک زلزلہ نہیں بلکہ کئی زلزلے ہوں گے۔ جو عمارتوں کو وقتاً فوقتاً گرائینگے۔ ✻ اور پھر فرمایا کہ میں تیری جماعت کے لوگوں کو جو مخلص ہیں اور بیٹوں کا حکم رکھتے ہیں بچاؤں گا۔ اس وحی میں خدا تعالیٰ نے مجھے اسرائیل قرار دیا ہے اور مخلص لوگوں کو میرے بیٹے اسطرح پر وہ بنی اسرائیل ٹھیرے اور پھر فرمایا کہ میں آخر کو ظاہر کروں گا۔ فرعون یعنی وہ لوگ جو فرعون کی خصلت پر ہیں۔ اور اُن کے ساتھ کے لوگ جو ان کا لشکر ہیں وہ سب خطا پر تھے۔ اور پھر فرمایا کہ میں اپنی تمام فوجوں کے ساتھ یعنی فرشتوں کے ساتھ نشانوں کے دکھلانے کے لئے ناگہانی طور پر تیرے پاس آؤں گا۔ یعنی اُسوقت جب اکثر لوگ باور نہیں کرینگے اور ہنسی اور ٹھٹھے میں مشغول ہوں گے۔ اور بالکل میرے کام سے بے خبر ہوں گے۔ تب میں اس نشان کو ظاہر کر دوں گا جس سے زمین کانپ اُٹھے گی۔ تب وہ روز دنیا کے لئے ایک ماتم کا دن ہوگا۔ مبارک وہ جو ڈریں اور قبل اس کے جو خدا کے غضب کا دن آوے توبہ سے اُس کو راضی کرلیں۔ کیونکہ وہ حلیم وکریم اور غفور اور تواب ہے۔ جیسا کہ وہ شدید العقاب بھی ہے۔

یاد رہے ان دونوں زلزلوں کا ذکر میری کتاب براہین احمدیہ میں بھی موجود ہے۔ جو آج سے ۲۵ برس پہلے اکثر ممالک میں شائع کی گئی تھی۔ اگرچہ اسوقت اس خارق عادت بات کی طرف ذہن منتقل نہ ہو سکا لیکن اب ان پیشگوئیوں پر نظر ڈالنے سے بدیہی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ وہ آنیوالے زلزلوں کی نسبت پیشگوئیاں تھیں۔ جو اسوقت نظر سے مخفی رہ گئیں چنانچہ پہلی پیشگوئی ان میں سے براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۶ میں موجود ہے۔ جس کی عبارت یہ ہے

فبرّاہ اللہ مما قالوا وکان عند اللہ وجیہا الیس اللہ بکاف عبدہ فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا۔ واللہ موھن کید الکافرین

یعنی خدا اپنے بندے کو ان تہمتوں اور بہتانوں سے بری کرے گا جو اس پر لگائے جا رہیں گے۔ وہ خود اپنے بندے کے لئے کافی ہے۔ پس جب خدا پہاڑ پر تجلی کرے گا تو اس کو پارہ پارہ کر دیگا اور جو کچھ مخالف لوگ ناحق کے الزاموں میں مبتلا کرنا چاہینگے۔ ان کے سب مکر سست کر دیگا اب چونکہ انھیں دنوں میں مخالف لوگ طرح طرح کی تہمتیں لگانے میں حد سے بڑھ گئے ہیں۔ اسی زمانہ میں خدا تعالیٰ نے زلزلہ شدیدہ کی مجھے ایک برس پہلے خبر دی چنانچہ مطابق اسکے پہاڑ و نیز زلزلہ سے

سخت آفت آئی۔ پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس جگہ پہاڑوں کے پارہ پارہ کرنے سے مراد یہ زلزلہ تھا۔ جس کی الحکم وغیرہ میں ایک برس پہلے خبر دیگئی۔ دوسری پیشگوئی براہین احمدیہ میں زلزلہ کے بارے میں یہ ہے

میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اُٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔

الفتنۃ ھھنا فاصبر کما صبر اولو العزم اس جگہ ایک فتنہ ہے۔ سو اولوالعزم نبیوں کی طرح صبر کر۔ فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا جب خدا مشکلات کے پہاڑ پر تجلی کرے گا تو انھیں پاش پاش کر دیگا قوۃ الرحمٰن لعبید اللہ الصمد

عربی کا ترجمہ یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ ان دونوں میں تیرے پر ایک فتنہ برپا کیا جائے گا۔ پس خدا تجھے بری کرنے کے لئے ایک نشان دکھائے گا۔ اور وہ یہ کہ پہاڑ پر اس کی تجلی ہوگی۔ اور وہ پہاڑ کو پارہ پارہ کر دے گا۔ یہ خدا کی قوۃ سے ہوگا۔ تا وہ اپنے بندے کے لئے نشان دکھاوے۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۷ اور پھر رسالہ آمین میں جو مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپکر سنہ ۱۹۰۱ء میں شائع ہوا تھا یہی خبر نظم میں دی گئی تھی اور وہ شعر یہ ہیں

کرو توبہ کہ تا ہو جائے رحمت
دکھاؤ جلد تر صدق و انابت
کھڑی ہے سر پہ ایسی ایک ساعت
کہ یاد آ جائیگی جس سے قیامت
مجھے یہ بات مولیٰ نے بتا دی
فسبحٰن الذی اخزی الاعادی

اب سنو اے عزیزو! کہ آج میں نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا۔ عہ اب چاہو ٹھٹھا کرو گالیاں دو تہمتیں لگاؤ اور مفتری نام رکھو اور چاہو تو قبول کرو میں نے قبل از وقت بتا دیا

اے بدقسمتو! تم آنے والے عذاب سے بھاگ نہیں سکتے۔ خدا برحق ہے اور اُس کے وعدے برحق والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

راقم خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی

۱۸- اپریل ۱۹۰۵ء

عہ پہلے اکثر مسلمان جو اپنی غلط فہمی سے حضرت عیسیٰ کو آسمان سے اُتار رہے تھے۔ وہ بات صحیح نہ تھی۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح ہو کر آنیوالا یہی راقم تھا لیکن اُن لوگوں کا کچھ قصور نہیں کیونکہ قبل از وقوع اس پیشگوئی کے معنی کرتے ہیں عوام تو ایک طرف بعض اوقات انبیاء بھی اجتہادی غلطی کر بیٹھتے ہیں گو بعد اس کے پیشگوئی کے وقوع کے وقت معنی کھل جاتے ہیں۔ منہ

✻ یہ فقرہ روحانی اور ظاہری دونوں معنی رکھتا ہے۔ اس کے یہ بھی معنی ہیں کہ بلا اندیشوں اور منصوبوں کی جو جو عمارتیں وہ بنائینگے وہ انھیں اللہ تعالیٰ منہدم کرتا رہے گا۔

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے

(مسیح موعود)

یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور ایشیا کے مختلف مقامات میں آئینگے۔ اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اسقدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلینگی۔ زمین پر اسقدر تباہی آئے گی کہ جس روز سے انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائینگے۔ کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہونگی۔ یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائینگی۔ اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونیوالا ہے اور بہتیرے نجات پائینگے اور بہتیرے ہلاک ہو جائینگے وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانیوالی آفتیں ظاہر ہوں گی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اسلئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ اور توبہ کرنے والے امان پائینگے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائے گا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے۔ یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید تم ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے آگے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آ جائے گا۔ لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو۔ تا تم پر رحم کیا جاوے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶ و ۲۵۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

البلاغ

زلزلہ کی خبر بار سوم

آج ۲۹ اپریل ۱۹۰۵ء کو پھر خدا تعالیٰ نے مجھے دوسری مرتبہ کے زلزلہ شدیدہ کی نسبت اطلاع دی ہے۔ سو میں محض ہمدردی مخلوق کے لئے عام طور پر دنیا کو اطلاع دیتا ہوں کہ یہ بات آسمان پر قرار پا چکی ہے کہ شدید آفت سخت تباہی ڈالنے والی دنیا پر آوے گی۔ جس کا نام خدا تعالیٰ نے بار بار زلزلہ رکھا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ قریب ہے یا کچھ دنوں کے بعد خدا تعالیٰ اس کو ظاہر فرمادیگا۔ مگر بار بار خبر دینے سے یہی سمجھا جاتا ہے کہ بہت دور نہیں ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی خبر اور اُس کی خاص وحی ہے جو عالم الاسرار ہے۔ اس کے مقابل پر جو لوگ یہ شائع کر رہے ہیں کہ کوئی سخت زلزلہ آنیوالا نہیں ہے وہ اگر منجم ہیں یا کسی اور علمی طریق سے انکلیں دوڑاتے ہیں وہ جھوٹے ہیں۔ اور لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ درحقیقت یہ سچ ہے اور بالکل سچ ہے کہ وہ زلزلہ اس ملک پر آنے والا ہے۔ جو پہلے کسی کی آنکھ نے نہیں دیکھا۔ اور نہ کسی کے کان نے سُنا۔ اور نہ کسی کے دل میں گذرا۔ بجز توبہ اور دل کے پاک کرنے کے کوئی اس کا علاج نہیں۔ کوئی ہے جو ہماری اس بات پر ایمان لاتے؟ اور کوئی ہے جو اس آواز کو دل لگا کر سنے؟ یہ بھی ملک کی بدقسمتی ہے جو خدا کے کلام کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتے ہیں۔ اور ان کے دل ڈرتے نہیں۔ خدا فرماتا ہے کہ:

میں چھپ کر آؤں گا میں اپنی فوجوں کے ساتھ اسوقت آؤں گا کہ کسی کو گمان بھی نہ ہوگا کہ ایسا حادثہ ہونے والا ہے۔ غالباً وہ صبح کا وقت ہوگا یا کچھ حصہ رات میں سے۔ یا ایسا وقت ہوگا جو اس سے قریب ہے۔

پس اے عزیزو! تم خدا تعالیٰ کی وحی پر ایمان لاتے ہو ہوشیار ہو جاؤ۔ اور اپنی توبہ کے جامہ کو خوب پاک اور صاف کرو کہ خدا تعالیٰ کا غضب آسمان سے بھڑکا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ دنیا کو اپنا چہرہ دکھاوے۔ بجز توبہ کے کوئی پناہ نہیں۔ ہلاک ہو گئے وہ لوگ جن کا کام ٹھٹھا اور ہنسی ہے۔ جو گناہ اور معصیت سے باز نہیں آتے۔ ان کی مجلسیں ناپاکی اور ظلمت سے بھری ہوئی ہیں۔ اور ان کی زبانیں مردار سے بدتر ہیں۔ وہ بار بار کی شوخیوں سے خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکاتے ہیں وہ دلوں کے اندھے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس روز میں اُن پر رحم کروں گا۔ جن کے دل مجھ سے ترساں اور ہراساں ہیں۔ جو نہ بدی کرتے ہیں اور نہ بدی کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں۔ اور خدا نے یہ بھی فرمایا کہ اس روز تیرے لئے فتح نمایاں ہوگی۔ کیونکہ خدا اس روز وہ سب کچھ دکھائے گا جو قبل از وقت دنیا کو سنایا گیا۔ خوش قسمت وہ جواب بھی سمجھ جائے

یاد رہے کہ خدا کا غیب نہایت عمیق در عمیق ہوتا ہے۔ بجز ان خدا کے مرسلوں کے جو جناب الٰہی میں برگزیدہ ہوتے ہیں اور کسی پر نہیں کھلتا اور کسی کو اس خالص غیب سے اطلاع نہیں دیجاتی۔ پس مجھے خدا تعالیٰ نے اطلاع دی ہے تا وہ جو خدا تعالیٰ کو شناخت نہیں کرتے اور نہ مجھکو۔ آگاہ ہو جائیں میں محض ہمدردی کی راہ سے یہ بھی کہتا ہوں کہ اگر لوگ بڑے بڑے مکانوں سے جو دو منزلے اور سہ منزلے ہیں اجتناب کریں تو اس میں رعایت ظاہر ہے۔ آئندہ جس کا اختیار۔ والسلام

المشتہر

مرزا غلام احمد قادیانی ۲۹ اپریل ۱۹۰۵ء بروز دوشنبہ

(الحکم ۳۰ اپریل ۱۹۰۵ء مطابق ۲۴ صفر ۱۳۲۳ھ جلد ۹ نمبر ۱۵ صفحہ ۹)

ایک مفید تصنیف

سورۂ بنی اسرائیل کی ایک لطیف تفسیر مولوی عبد اللطیف صاحب خانپوری نے لکھی اور حکیم عبد اللطیف صاحب تاجر کتب قادیان نے شائع کی ہے۔ احباب نے اس لطیف کتاب کی طرف پوری توجہ نہیں کی۔ میں نے اس لطیف تفسیر کو پڑھا ہے۔ یہ کتاب واقعی اس قابل ہے کہ احباب اس سے اپنی علمی معلومات میں اضافہ کریں سورۂ بنی اسرائیل کے مضامین کو چھ حصوں میں تقسیم کر کے ہر ایک حصہ کو ایک علیحدہ باب کے عنوان سے بہ ترتیب ذیل قرار دیا گیا ہے۔

باب اول نظارۂ ارتقاء۔ باب دوم۔ شرائط ترقی۔ باب سوم دستور ترقی۔ باب چہارم جو یہ شبہات دربارہ قانون ارتقاء۔ باب پنجم سیاسی تدابیر اور ان کے جوابات۔ باب ششم خاتمہ سورۃ جس میں اُمت محمدیہ کے حالات کا انطباق بنی اسرائیل کے حالات پر کیا گیا ہے۔ کتاب کے ابتداء میں چند ایک تمہیدی اصول درج کئے گئے ہیں جو قرآن حکیم کے مطالعہ کرنیوالے کو اس کی تفسیر اور فہم مطالب میں ممد و معاون ہو سکتے ہیں۔ جن میں سے بعض کے عنوان یہ ہیں۔

(۱) قرآن کریم کا موضوع کیا ہے۔ (۲) علم قرآن کی تفسیر باعتبار مدارج معرفت (۳) قرآن کریم کے حل معانی اور شرح و تفسیر کے مختلف طریقے (۴) قرآن مجید کی آیات اور سورتوں کے نظم و نسق اور وجوہ ربط پیدا کرنے کے متعلق قاعدہ کلیہ (۵) فرقان حمید کی ہر سورۃ کا ایک خاص موضوع اور موضوع سورۃ کے معلوم کرنے کا طریقہ۔

سورۃ کے تفسیری مضامین لکھنے سے پہلے شروع (ابتداء) قرآن سورۃ فاتحہ سے لے کر سورۃ بنی اسرائیل تک کی تمام سورتوں کا خلاصہ مضمون میں دیدیا ہے۔ تاکہ تسلسل مضمون اور حسن نظم و ارتباط قرآن بخوبی ذہن نشین ہو سکے اور خاتمہ کتاب پر سورۂ بنی اسرائیل کے بعد کی چار سورتوں (سورۂ کہف تا سورۂ حج) کا بھی سرسری طور پر خلاصہ دے دیا گیا ہے تاکہ بنی اسرائیل کی سورۃ کا ربط پہلی سورتوں کی طرح بعد کی سورتوں کے ساتھ بھی واضح طور پر دکھایا جا سکے گویا نصف حصہ قرآن کا خلاصہ مضمون اس کتاب میں آ چکا ہے۔ اس کے علاوہ کتاب میں بعض مضامین جدت کے اعتبار سے ایک نئے اسلوب اور عجیب رنگ میں بیان ہوئے ہیں۔ اور یہ درحقیقت سلسلہ حقہ کی برکات اور حضرت مسیح موعودؑ کے روحانی افاضات ہیں۔ مثلاً (۱) مقام محمود کی لطیف تفسیر اور (۲) یسئلونک عن الروح میں روح کی تفسیر اور اس کے بارے میں مفسرین کے مختلف اقوال کی تنقید کہ روح کا سوال کیوں کیا گیا ہے اور (۳) الشجرۃ الملعونہ فی القرآن کی نادر تفسیر اور (۴) سورۂ معارج کی آیت فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ کی لطیف تفسیر (۵) حشر اجساد و بعث بعد الموت و نفخ صور کی حقانیت پر زبردست عقلی و علمی شواہد و دلائل (۶) شفاعت کبریٰ کی حقیقت کی وضاحت اور تردید آلہ باطلہ کے متعلق ضعیف دلائل و براہین ۔۔۔۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت صرف بارہ آنے (۱۲) مجلد ایک روپیہ (عہ)

یہ مفید کتاب غیر مذاہب کے ماننے والوں کے لیے بھی ایک مفید تحفہ ہے۔ کیونکہ اس میں عقلی اور نقلی دلائل کے علاوہ سائنس و تاریخ سے بھی استدلال کیا گیا ہے۔ ہر وہ شخص جو قرآن کریم سے عشق رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ

حکیم عبد اللطیف صاحب گجراتی منیجر کتب خانہ اشاعت قادیان دارالامان سے طلب کرے

کوئٹہ کا ۱۹۳۵ء کا زلزلہ اور رسالہ الوصیت ۱۹۰۵ء کی پیشگوئی

(از قلم جناب غلام محمد صاحب اختر مقیم لاہور)

125

تم تو ہو آرام میں پر اپنا قصہ کیا کہیں
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے سخت گھبرانیکے دن

(مطبوعہ پیسہ اخبار ۱۹۰۷ء)

قرآن کریم میں خداتعالیٰ عذاب کی کئی اقسام بیان بیان فرماتا ہے۔ جو مختلف وقتوں میں مختلف قوموں کی گرفت کے لئے آسمان سے نازل ہوتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے رسولوں کی جب شدت سے مخالفت کی گئی۔ قوم اپنے کئے کی پاداش میں پکڑی گئی۔ ان عذابوں میں سے ایک عذاب کا ذکر خداتعالیٰ سورہ اعراف رکوع ۱۱ میں اسطرح فرماتا ہے فاخذتھم الرجفۃ فاصبحوا فی دارھم جٰثمین ٥

حضرت شعیبؑ کی قوم نے جب اتمام حجت کے بعد اُن کا انکار کیا تو ان لوگوں کو زلزلہ نے آلیا۔ اور وہ اپنے گھروں میں بیٹھے ہی بیٹھے رہ گئے۔ اور اس فعل کو خداتعالیٰ نے عذاب قرار دیا۔ کیا بعینہ کوئٹہ میں ظہور پذیر نہیں ہوا۔ اور کون ہے جو اس واقعہ کو عذاب قرار نہ دے دیکھو زمیندار مورخہ ۱۵ جون فرمان عبدالعزیز "یہ زلزلے خداتعالیٰ کی طرف سے بندوں کے لئے عذاب ہیں"

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن کریم میں تو اللہ تعالیٰ نے صریح طور پر ارشاد فرمایا ہے کہ ہم عذاب نہیں دیا کرتے کہ جب تک اپنا رسول ان لوگوں کی طرف مبعوث نہ کردیں۔ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۲ میں خداتعالیٰ فرماتا ہے ماکنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ اس اصول کے ماتحت جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مقرر فرمایا ہمیں دیکھنا ہے کہ وہ کون مامور تھا کہ جس کی تکذیب عذاب الٰہی کا موجب بنی۔ کس نے بانگ دہل دنیا کو اس خطرہ سے آگاہ کیا اور بار بار کہا ؎

دوستو جاگو کہ اب پھر زلزلہ آنے کو ہے
پھر خدا قدرت کو اپنی جلد دکھلانے کو ہے
آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اسکا علاج
آسماں اے غافلو! اب آگ برسانے کو ہے

(دیکھو اخبار بدر ۱۹۰۵ء دعا برائے اندفاع زلزلہ حضرت آدمؑ حضرت نوحؑ اور حضرت یونسؑ)

اور خداتعالیٰ کے کس نذیر نے دنیا کو اس آنیوالے خطرہ سے پورے طور پر آگاہ کرنے کی کوشش کی۔ اور اس کے زور آور حملوں سے ڈرایا۔ اور کس نے اپنے رسالہ الوصیت مطبوعہ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء میں کھول کر بیان کیا۔

حوادث کے بارے میں جو مجھے علم دیا گیا ہے کہ ہر طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائے گی اور زلزلے آئینگے اور شدت سے آئینگے اور قیامت کا نمونہ ہونگے۔

(دیکھا ہے کہ روزانہ اخبارات نے جلی عنوان سے کوئٹہ میں قیامت حشر کی ... بیان کی۔ اور بار بار لکھا ہے۔)

اور زمین کو تہ و بالا کردیں گے۔ اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائیگی۔

(کون ہے جو اس واقعہ میں شک کرسکے۔ سارا پنجاب سندھ۔ غرضیکہ ہندوستان کا بہت بڑا حصہ ایسا ہے۔ جس میں اس حادثہ جانکاہ کی وجہ سے لاکھوں خاندانوں کی زندگیاں تلخ ہوچکی ہیں حوالہ دیکھو اخبار زمیندار مورخہ ۱۵ جون صفحہ ۶ کالم ۲ سطر ۲۴ و ۲۵)

خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ تو میری طرف سے نذیر ہے۔ اور فرمایا کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردے گا

پھر فرمایا۔

زلزلے بھی آئے اور آئینگے مگر افسوس اُن پر جنھوں نے دنیا کو پیار کیا۔

(اس زلزلہ میں اس کثرت سے امیر مارے گئے ہیں اور وہی لوگ دنیا سے زیادہ پیار کرنے والے ہوتے ہیں)

آئندہ زلزلہ کی نسبت جو ایک سخت زلزلہ ہوگا مجھے خبر دی۔ اور پھر فرمایا:۔

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

اس لئے اس شدید زلزلہ کا آنا ضروری ہے اور کبھی آفتیں زمین پر اترینگی۔ کچھ ان میں سے میری زندگی میں ظہور میں آئینگی اور کچھ میرے بعد ظہور میں آئینگی۔

معترض نے اگلے دن اعتراض کیا ہے کہ عذاب تو ہمیشہ نبی کی زندگی میں ہی آیا کرتے ہیں جیسے طوفان نوح حضرت نوحؑ کے زمانے میں۔ غرقابی فرعون حضرت موسیٰؑ کی موجودگی میں۔ قوم لوط کی تباہی حضرت لوطؑ کی زندگی میں۔ مگر وہ نادان نہیں سمجھتے کہ خداتعالیٰ جو اپنے مرسل کو خبر دیتا ہے انکو آئندہ آنیوالی آفات کے متعلق بھی آگاہ کردیا تھا۔ اور دوسرے نبی کی دعا بہت قبول ہوتی ہے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ نے دعا کی تھی کہ ؎

اے مرے پیارے یہی میری دعا ہے روز و شب
گود میں تیری ہوں ہم اس خون دل کھانیکے دن

اور ساتھ ہی ایک اور الہام ہوا تھا جس کے الفاظ یہ ہیں

رب اخر وقت ھذا

اے میرے رب اس وقت کو ملتوی کردے

پھر رسالہ الوصیت صفحہ ۱۵ پر حضور فرماتے ہیں:۔

"اگر میں نہ آیا ہوتا تو محض اجتہادی غلطی قابل عفو تھی لیکن جب میں خدا کی طرف سے آگیا اور صریح اور سچے معنی قرآن کریم کے کھل گئے تو پھر بھی غلطی نہ چھوڑنا ایمانداری کا شیوہ نہیں۔ میرے لئے خدا کے نشان آسمان پر بھی ظاہر ہوئے اور زمین پر بھی اور صدی کا بھی قریباً چوتھائی حصہ گذر گیا اور ہزارہا نشان ظہور میں آگئے۔ اور دنیا کی عمر سے ساتواں ہزار شروع ہوگیا۔ تو پھر اب بھی حق قبول نہ کیا یہ کس قسم کی بخت دلی ہے دیکھو میں بلند آواز سے کہتا ہوں کہ خدا کے نشان ابھی ختم نہیں ہوئے۔ اس سے پہلے زلزلے کے نشان کے بعد جو ۴ اپریل کو ظہور میں آیا جس کی ایک مدت پہلے خبر دیگئی تھی۔ پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ بہار کے زمانہ میں ایک اور سخت زلزلہ آنے والا ہے۔ وہ بہار کے دن ہوں گے۔ نہ معلوم کہ وہ ابتداء بہار کا ہوگا۔ جبکہ درختوں کا پتہ نکلتا ہے یا درمیان اسکا یا اخیر کے دن ہیں۔ الفاظ وحی الٰہی یہ ہیں

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

چونکہ پہلا زلزلہ بھی بہار کے ایام میں تھا اسلئے خدا نے خبر دی کہ وہ دوسرا زلزلہ بھی بہار میں آئے گا۔ اور چونکہ آخر جنوری میں بعض درختوں کا پتہ نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ اسلئے اسی مہینہ سے خوف کے دن شروع ہوں گے۔ اور غالباً مئی کے آخیر دن تک وہ دن رہینگے۔ مجھے معلوم نہیں بہار کے دنوں سے مراد یہی بہار کے دن ہیں یا کسی اور وقت کا اس پیشگوئی کا ظہور موقوف ہے۔ جو بہار کا وقت ہوگا۔ بہر حال خداتعالیٰ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہار کے دن ہوں گے۔ خواہ کوئی بہار ہو۔ مگر خدا ایک ایسے شخص کی طرح آئے گا جو رات کو پوشیدہ طور پر آتا ہے یہی خدا نے مجھے فرمایا ہے"

دوستو! غور کرو کہ کسقدر وضاحت سے مئی کے آخری دن اور رات کو پوشیدہ طور پر آنے کے متعلق اطلاع دی گئی ہے۔ موسم۔ مہینہ۔ دن۔ وقت کا تعین صاف طور پر کردیا ہے۔ بہار کا موسم۔ مئی کا مہینہ۔ مہینہ کا آخری دن۔ اور صبح کا وقت۔ کسقدر نمایاں طور پر وحی الٰہی کو ثابت کرتا ہے۔ کون ہے جو اس صریح پیشگوئی کا انکار کرسکے۔ اس صاف و صریح پیشگوئی کی تشریح کی ضرورت نہیں۔ سوائے اسکے کہ کوئٹہ میں یہی بہار کا موسم ہوتا ہے۔ لوگ تا حال مکانوں کے اندر سوتے تھے۔ ۳۱ مئی مہینہ کا آخری دن خداتعالیٰ کی شان و وحدانیت کو ظاہر کرتا ہے۔ اس نے اپنے بندوں پر رحم کرنا چاہا۔ لیکن لوگ بد اعمالیوں سے باز نہیں آئے۔ اسی سنہ ۳۰ مئی کے بعد یعنی ۳۱ مئی صبح کے وقت پیشگوئی کے پوری ہونے کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقت باقی نہ رہتا تھا۔ خدا تعالیٰ جو قادر مطلق ہے۔ اگر کچھ تاخیر کر دیتا اور زلزلہ اگلے دن آتا تو اس کا سچا مسیح دنیا میں نعوذ باللہ کاذب قرار دیا جانا چاہیئے تو تھا کہ وہ حق و باطل میں امتیاز نہ کرے۔ اور اپنی قدرت کا اظہار کرتا۔ اگر مسیح موعود علیہ السلام اس کی طرف سے نہ تھے تو ضرور انکی "تاخیر کر دیتا۔ تاکہ مفتری وکاذب انسان کا پتہ لگ جاتا ؎

کیا خدا نے اتقیاء کی عون و نصرت چھوڑ دی
ایک فاسق اور کاذب ہے وہ کیوں کرتا ہے پیار
ایک بدکردار کی تائید میں اتنے نشاں
کیوں دکھاتا ہے کیا ہے بدکنوں کا رشتہ دار
جس کے دعویٰ کی سراسر افترا پر ہے بنا
اس کی یہ تائید ہو پھر جھوٹ سچ میں کیا نکھار

اور خدا تعالیٰ نے فرمایا **زلزلۃ الساعۃ** یعنی وہ زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا۔ پھر فرمایا **الٰک نری ایات ونھدم ما یعمرون** یعنی تیرے لئے ہم نشان دکھلائیں گے اور جو عمارتیں وہ بناتے جائیں گے ہم ان کو گراتے جائیں گے۔

اس میں کیا شک ہے کہ یہ زلزلہ قیامت کا نمونہ تھا۔ دیکھو زمیندار مورخہ ۵ جون ۱۵ صفحہ ۷ کالم ۲

خدا تعالیٰ نے اپنی وحی کے ذریعہ سے اطلاع دی کہ تم عمارتوں کو بنائے جاؤ ہم گرائے جائیں گے۔ کس کو علم نہیں کہ ۱۹۳۱ء اس کوئٹہ کے علاقہ میں ایک زلزلہ آیا تھا۔ مکانات گرے نئے مکانات جن میں سے EARTHQUAKEPROOF مکانات بھی تھے بنائے گئے۔ مگر خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا تم بناؤ گے ہم گرائے جائیں گے۔ اس نے واضح کر دیا کہ تم ان کو بنالو ہم پھر رات کیوقت پوشیدہ طور پر آئیں گے۔ اور ان کو گرا دیں گے۔ اس سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ نے پہلا زلزلہ ۱۹۳۱ء میں اس بڑے زلزلے کی تائید او اعلان کے لئے بھیجا تھا۔

پھر فرمایا:-

بھونچال آیا اور شدت سے آیا اور زمین تہ و بالا کر دی یعنی سخت زلزلہ آئے گا اور زمین کو یعنی زمین کے بعض حصوں کو زیر و زبر کر دے گا۔ جیسا کہ لوط کے زمانہ میں ہوا ؎

کون ہے جو صریح واقعہ سے انکار کر سکے۔ سوائے ان کے جن کے دل سنگدلی کیوجہ سے پتھر کے ہو چکے ہوں۔ قوم لوط کا ذکر کرنا تین باتوں کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ علاقہ حضرت لوط ؑ کی قوم کی طرح عجیب قسم کی بدفعلی میں مبتلا ہوگا جو بات کوئٹہ کے متعلق مشہور بھی ہے وہ کیا تھا

ائنکم لتاتون الرجال شھوۃ من دون النساء بل انتم قوم مسرفون

دوسرے وہ قوم حضرت لوط کی طرح پہاڑی علاقہ میں ہوگی۔

تیسرے پچکے سے بستی کا تباہ کرنا۔ جس طرح سے قوم لوط کے ساتھ ہوا۔

"زمین کے بعض حصوں کو زیر و زبر کر دیگا" یعنی جس زمین پر آئے گا اس کا ایک حصہ تباہ ہو جائے گا۔ اور دوسرا بچ جائے گا۔ کوئٹہ شہر تباہ ہو گیا۔ مگر چھاؤنی بچ گئی وغیرہ

اور پھر فرمایا

انی مع الافواج اتیک بغتۃ

یعنی میں پوشیدہ طور پر فوجوں کے ساتھ آؤں گا اس دن کی کسی کو خبر نہ ہوگی۔ جیسا کہ لوط کی بستی زیر و زبر کر دی گئی کسی کو خبر نہ تھی۔ سب کھاتے پیتے اور عیش کرتے تھے۔ اگر اچانک طور پر زمین الٹا دی گئی ؎

پوشیدہ طور پر فوجوں کے ساتھ آؤں گا

دیکھو اخبار احسان مورخہ ۱۲ جون ۱۹۳۵ء صفحہ ۵

"ایک پر اسرار فوجی گارد نمودار ہو کر غائب ہو گئی"

"پنجاب رجمنٹ کوئٹہ کے سپاہیوں کا عجیب و غریب بیان"

"کوئٹہ سے آمدہ پنجاب رجمنٹ کے سپاہیوں نے رات کے تین بجے ایک فوجی گارد آتے ہوئے دیکھی جو سفید گھوڑوں پر سوار تھی ان کی شکلیں بھی عجیب قسم کی تھیں۔ انہیں دیکھ کر دہشت محسوس ہوتی تھی۔ ایک شخص اس فوج کے آگے آگے تھا۔ جب یہ لوگ قریب گذرنے لگے۔ تو سردار نے عربی الفاظ میں کچھ آواز دی۔ اور گھوڑے آناً فاناً کوہ چہلتن کی طرف غائب ہوتے نظر آئے۔ اس کے بعد فوراً زلزلہ کے شدید جھٹکے محسوس ہونے لگے اور تمام عمارتیں دھڑام سے زمین پر آ رہیں "

خدا ایک سپاہی کو کھینچ کر احسان جو سلسلہ عالیہ کا اشد ترین دشمن ہے اس کے دفتر میں لایا۔ وہ سپاہی نہ انقلاب نہ سیاست نہ کسی اور اردو و انگریزی اخبارات کے دفاتر میں گیا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کو صریح الفاظ میں بغیر کسی کم و کاست کے تحریر کرانے کے لئے وہ سپاہی کوئٹہ سے چل کر احسان کے دفتر میں کیوں پہنچا؟ تا وہ نشان پورا ہو چکا اب انکار مشکل ہے۔ اس واقعہ میں بہت باریک باتیں پوشیدہ ہیں۔ ایک سردار کا عربی لباس میں آنا۔ سفید گھوڑوں پر عجیب قسم کے سپاہیوں کا سوار ہونا۔ فوج کے پاس سے چھاؤنی میں سے نمودار ہونا۔ ان کے چہروں سے دہشت کا پایا جانا۔ اور پھر عربی زبان میں سردار کا حکم دینا اور پھر پہاڑ میں چھپ جانا۔ عمارتوں کا دھڑام سے گرنا۔

یہی واقعات ہیں جو حضرت مسیح موعودؑ کو عربی الفاظ میں الہام کئے گئے۔ وہ کون تھا جس نے آج سے تیس سال پیشتر حکم دیا تھا کہ

انی مع الافواج اتیک بغتۃ

اور کیا عربی میں یہ حکم نہ تھا ؎

الٰک نری ایات ونھدم ما یعمرون

اے مسیح موعودؑ کے نہ ماننے والو! عمارتوں کے دھڑام سے گرنے کا حکم موجود ہے یا نہیں۔

سب کھاتے پیتے اور عیش کرتے تھے کہ ناگہانی طور پر زمین الٹا دی گئی

آج سینما و تھیٹر عیش کے اعلیٰ سامانوں میں سے ہے۔ اور لوگ کوئٹہ میں سینما دیکھ رہے تھے یعنی عیش کرتے تھے کہ ناگہانی طور پر زمین الٹا دی گئی۔ ان صاف الفاظ میں کہاں تشریح کی ضرورت ہے

پھر فرمایا:-

"زندگیوں کا خاتمہ"

یعنی جو لوگ اس زلزلہ کی جھپٹ میں آ جائیں گے۔ ان میں سے زیادہ کی زندگیوں کا خاتمہ ہوگا۔ دنیا اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ اسقدر جانیں کبھی تلف نہیں ہوئیں۔ خاندانوں کے خاندان تباہ ہو گئے ہیں۔

پھر خدا تعالیٰ نے فرمایا:-

"اور ضرور ہے کہ آسمان اس امر کے نازل کرنے سے رکا رہے۔ جب تک یہ پیشگوئی قوموں میں شائع ہو جاوے۔ کون ہے جو ہماری باتوں پر ایمان لاوے بجز اس کے کہ خوش قسمت ہو۔

اس پیشگوئی کا قوموں میں شائع ہونا صاف طور پر ظاہر کرتا ہے کہ زلزلہ اسوقت آئے گا۔ جب خدا تعالیٰ کے مسیح کی آمد کی خبر سب قوموں میں شائع ہو جائیگی۔ اخبار زمیندار نے تسلیم ...... کیا تھا کہ "احمدیت کی شاخ چین میں اور دوسری انگلستان میں پہنچ چکی ہے" (زمیندار اکتوبر ۱۹۳۳ء) اس سے واضح ہے کہ باقی شاخیں تمام دنیا میں پھیل چکی ہیں۔ یہی وقت اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا تھا۔ کیونکہ ۱۹۱۲ء کے بعد احمدیت نے ہندوستان سے باہر قدم رکھا

رسالہ الوصیت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اس پیشگوئی کا شائع کرنا خاص مشیت ایزدی کے ماتحت تھا۔ کیونکہ جہاں جماعت پھیلتی ہے۔ وہاں ممکن تھا کہ سلسلہ کی اور کتب نہ پہنچتیں۔ مگر چونکہ ہر احمدی پر احمدی ہونے کے بعد چندہ عام یا وصیت آمد لازمی ہوتی ہے۔ اسلئے جماعت کے قائم ہوتے ہی یہ رسالہ سلسلہ کی طرف سے وصیت آمد کے لئے ضرور پیش کیا جاتا ہے۔ اور حضرت اقدس نے لازمی قرار دیا ہے کہ اس رسالہ کو پڑھے بغیر وصیت نہیں کرنی چاہیئے۔ جس سے یہ پیشگوئی دنیا کی قوموں میں شائع ہو جاتی ہے

کون سعید روح ہے جو ایسے صاف نشانات سے فائدہ حاصل کر کے اپنے آپ کو دکھ سے بچائے ؎

اے لوگو! عیش دنیا کو ہرگز وفا نہیں
کیا تم کو خوف مرگ و خیال فنا نہیں
وہ دن بھی اکدن تھیں یار و نصیب ہے
خوش مت رہو کہ کوچ کی نوبت قریب ہے

زلزلے

وہ جو رکھتے تھے دلوں میں ولولے
اور یوں بھی تھے بڑے ہی منچلے
دفعتہً رخصت ہوئے اُن کے حواس
پے بہ پے آنے لگے جب زلزلے

(حسن رہتاسی)

خط و کتابت

کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کیجئے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت نہ کیجئے۔

(مینیجر اخبار الحکم قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زلزلوں کے رنگ میں خدا تعالیٰ کی پہلی قہری تجلی

12-6

کانگڑہ کا زلزلہ

ہم مناسب خیال کرتے ہیں کہ کوئٹہ کے زلزلہ کے ساتھ ان پہلے زلزلوں کا تذکرہ بھی کر دیں جو خدا تعالیٰ کی پہلی اور دوسری قہری تجلی کے رنگ میں ظاہر ہوئے ۔ تاکہ زلزلہ نمبر میں سارا مواد یکجا جمع ہو کر دیدۂ بینا کے لئے باعث عبرت بن سکے ۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کی پہلی قہری تجلی کا پہلا ظہور ۱۹۰۵ء میں ماہ اپریل میں ہوا ۔ جبکہ ہندوستان کی زمین ہلائی گئی اور کانگڑہ پر تباہی آئی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ کانگڑہ اور بہار کے زلزلے کے متعلق لمبے مضمون لکھنے کی بجائے اسوقت کی خبریں جو اخبارات میں شائع ہوئیں ۔ ان کو ایک جگہ جمع کر دیا جائے ۔ تاکہ ایک طرف اختصار کو کام میں لایا جا سکے اور دوسری طرف واقعات آسانی اور عمدگی سے جمع ہو سکیں (ایڈیٹر)

خوفناک زلزلہ کے متعلق خبریں اور اطلاعیں

ہندوستان میں زلزلہ ۴ اپریل کو ۶ بجے ۲۰ منٹ صبح کے وقت شملہ میں سخت زلزلہ محسوس ہوا مگر جہاں تک معلوم ہو سکا کوئی نقصان نہیں ہوا

۶ بجے ۱۰ منٹ صبح راولپنڈی میں نہایت سخت زلزلہ محسوس ہوا ۔ اور تقریباً پندرہ سیکنڈ تک رہا ۔ جہاں تک بیان کیا جاتا ہے اس کے سبب سے چیزیں پانچ پانچ انچ تک حرکت کرتی تھیں ۔ زلزلہ کی رفتار شمال مغرب سے جنوب مغرب کی طرف تھی ۔ کچھ نقصان نہیں ہوا ۔

بعد کی خبر ۔ شملہ پر زلزلہ سے سخت نقصان پہنچا ۔

شمالی ہند میں زلزلہ (شملہ) ۴ اپریل کو چھ بجکر ۵ منٹ صبح کے شملہ میں زلزلہ کا نہایت سخت صدمہ محسوس ہوا ۔ اس سے زیادہ خطرناک زلزلہ اب تک نہ آیا تھا ۔ حرکت تین منٹ تک محسوس ہوتی رہی ۔ جس سے کرائسٹ چرچ اور دیگر عمارات کو سخت نقصان پہنچا ۔ کئی دو دکانیں گر گئیں ۔ اور بازار میں کئی مکانات کے گر جانے کی رپورٹ ہوئی ہے ۔ گرینڈ ہوٹل کو صدمہ پہنچا ۔ اس کا ایک مکین بال بال بچا ۔ اس کے بعد متعدد خفیف زلزلے آئے ان میں سے آخری ۷ بجکر بیس منٹ پر محسوس ہوا ۔

مسوری ۴ اپریل آج چھ بجکر ۱۰ منٹ صبح کے ایک نہایت خوفناک اور پر زور زلزلہ یہاں آیا نقصان ہنوز معلوم نہیں ہوا ۔ رخ مشرق سے مغرب کی جانب تھا ۔ پہلا اور سخت ترین صدمہ تین منٹ تک محسوس ہوتا رہا ۔ چار پانچ متیز صدمے محسوس ہوتے رہے

پٹھان کوٹ :- بھٹیں میں دھرم سالہ کا سٹیشن زلزلہ سے برباد ہو گیا ہے ۔ تمام مکانات زمین کے ہم سطح ہو گئے ہیں ۔ جن کے گرنے سے بعض یورپین اور بہت سے دیسی تلف ہوئے ۔ لیڈیاں اور بچے کھلی ہوا میں سوتے ہیں غذا میسر نہیں آتی ۔

ڈیرہ دون ساڑھے چھ بجے صبح کے خوفناک زلزلہ آیا ۔ اس کا رخ بظاہر مشرق سے مغرب کی جانب تھا اٹھ کے چھ صدمے محسوس ہوئے ۔ پہلا نہایت سخت تھا ۔ جو پورے ۵ منٹ تک رہا ۔ مکانات اور درخت پتوں کی طرح ہل رہے تھے ۔ رومن کیتھولک گرجا بالکل برباد ہو گیا ۔ اور کئی مکانات کثرت شکست و ریخت سے ناقابل رہائش ہو گئے ۔ بعض دیسیوں کے ہلاک ہونے کی رپورٹ ہوئی ہے ۔

امرتسر ۔ آج صبح زلزلہ کے سخت صدمات محسوس ہوتے رہے ۔ جس سے شہر میں بہت وسیع نقصان ہوا ۔ ریلوے اسٹیشن کا ایک حصہ منہدم ہوا ۔ اور مشن چرچ کا گھنٹہ گھر گر گیا ۔ صدہا اشخاص مکانوں کو چھوڑ کر کھلے میدانوں مثلاً باغ سنت سنگھ مضافات تالاب تنڈا وغیرہ میں چلے گئے ۔ نقصان کا اندازہ کئی لاکھ روپے اور متعدد جانوں کا کیا جاتا ہے ۔ امرتسر سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر ترنتارن میں بھی زلزلہ آیا ۔ جہاں نو آدمی ہلاک اور مجروح ہوئے

مختلف شہروں سے زلزلہ کی خبریں

(پیسہ اخبار کے نامہ نگاروں سے)

کوہ پالو

۴ اپریل ۔ آج صبح ۶ بجکر ۱۰ منٹ پر یہاں زلزلہ اس زور شور سے آیا کہ اکثر مکانات کی چھتیں گر پڑیں اور اکثر میں دراڑیں پڑ گئیں ۔ چنانچہ جنرل ہسپتال کا ایک حصہ گر پڑا ۔ اور میڈ کوارٹر کی ایک بارک کی ایک چھت گر پڑی ۔ اور دیواریں کئی بارکوں کی شکستہ ہو گئیں اور دراڑیں پڑ گئیں سنا گیا ہے کہ ریاست کوٹھار میں اکثر مکانات گر پڑے اور بہت سے جانور اور چند جانوں کا نقصان ہوا (راقم محمد شریف خان)

امرتسر

۴ اپریل ۔ خدا نے آج تو بچا لیا اس کا فضل و کرم رہا ۔ ورنہ زندگی کی کوئی امید نہ تھی ۔ مکان کے اوپر کی منزل اور بہت سے مکان میرے اور نیز لوگوں کے بالکل خراب ہو گئے ۔ میں اسیوقت باغیچہ میں معہ اہل و عیال کے چلا گیا ۔ اب تین بجے آیا ہوں آپ کے نام تار روانہ کیا کہ خیر خیریت ہے ۔ مگر تار گھر دفتر میں اسقدر تار رہے کہ کل آپ کو نہ ملے گی ۔ انہوں نے کہا کہ ہم رات کو تار دیں گے ۔ اسلئے بواپسی خیر خیریت سے مطلع فرمائیں ۔ ہوش اسوقت تک درست نہیں ہیں ۔ خدا خدا ہو رہا ہے خداوند تعالیٰ رحم کرے ہمارے اعمال کی شامت ہے (راقم الیف ڈی)

پٹیالہ

آج ۴ اپریل کو بوقت صبح ایک سخت زلزلہ آیا جو تقریباً ۲ منٹ تک زور رہا ۔ اور پھر تین دفعہ کچھ دیر کے بعد آیا ۔ کئی مکانات کا نقصان ہوا ۔ مگر خدا کے فضل سے جان کا کوئی نقصان نہیں ہوا ۔

(مختار بنی خلعت ارشاد علی وکیل)

جہلم

آج ۴ اپریل کو عین سوا چھ بجے صبح کے جہلم میں ایسا سخت زلزلہ محسوس ہوا ۔ غالباً ایسا بہت کم دیکھنے میں آیا ہوگا گھڑی موجود تھی برابر پانچ منٹ تک زمین جنبش میں رہی ۔ تازہ بنے ہوئے اور خام مکانات میں کہیں کہیں شگاف بھی آ گئے ہیں ۔ درختوں کا جھومنا ایک ایسا نظارہ تھا گویا زور کی باد صرصر چل رہی ہے ۔ خدا ہر ایک بلا سے پناہ میں رکھے ۔

(فتح علی کاتب)

دہلی

آج ۴ اپریل بروز سہ شنبہ بوقت ۶½ بجے صبح نہایت زور کے ساتھ زلزلہ محسوس ہوا ۔ بعض مکانات منہدم ہو گئے ۔ لال قلعہ کی لاہوری دروازے کی برجی جھنڈے کے قریب کی اسی صدمہ سے گر گئی

(مہتمم کتب خانہ سلطان التجارت دہلی)

ایضاً

آج ۴ اپریل بروز سہ شنبہ بوقت صبح ۶ بجے بہت سخت زلزلہ آیا تمام مکانات ہل گئے متصل کٹڑہ سپہدار خان چند دوکانات کے چھجے منہدم ہو گئے اور سردی پھر عود کر آئی ۔ بیماری طاعون بھی ہو چلی ہے ۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے

(رفیق احمد طالب علم مدرسہ طبیہ دہلی)

فاضلکا ضلع فیروزپور

آج ۴ اپریل علی الصباح ۶ بجکر ۵ منٹ پر یہاں سخت زلزلہ آیا ۔ اور ۲ منٹ تک محسوس ہوتا رہا

(حکیم محمد شریف)

گوجرانوالہ

۴؍اپریل کو آج صبح ۶ بجے ۵ امنٹ پر اسقدر سخت زلزلہ آیا کہ اس نے سخت سے سخت عمارت اور سنگین سے سنگین دلوں کو بھی ہلا دیا۔ شہر بھر میں بہت سے مکانات کو نقصان پہنچا ہے جامع مسجد کے حوض کا پانی پہلے ہچکولے سے جو مغرب سے مشرق کی طرف تھا بہت سا نکل گیا پھر دوسرے ہچکولے سے جو مشرق سے مغرب کی طرف تھا پانی نکل گیا۔ پہلا حملہ بہت سخت تھا جو دو منٹ تک برابر رہا۔ بعد ازاں تین چار مرتبہ اور بھی خفیف خفیف صدمات محسوس ہوتے رہے جو پونے سات بجے دن تک رہے۔ (حامد علی)

قادیان ضلع گورداسپور

آج ۴؍اپریل کو یہاں خطرناک زلزلہ آیا۔ الحمد للہ کوئی نقصان شدید نہیں ہوا۔

کیتھل ضلع کرنال

۴؍اپریل کو بوقت ۶ بجے صبح دو منٹ تک ایسا سخت زلزلہ آیا کہ کل عمارات شہر شق ہوگئیں۔ اور کئی ایک مکان گر گئے۔ رام جی داس حلوائی کی لڑکی جس کی عمر ۹ یا دس برس کی تھی دو منزلہ مکان گرنے سے سوتی دب کر مر گئی۔ تحصیل۔ تھانہ۔ پرانا قلعہ۔ کوٹھی جو رئیس مرحوم والئے کیتھل کے بھائی اودے سنگھ کی تعمیر کردہ تھی۔ اور جس کے آثار دو دو گز کے تھے اور جس کی پختگی نافی ہوئی اور قابل تعریف تھی جا بجا سے پھٹ گئی۔ اور کچھ تعمیر گر بھی گئی۔ چودھری سر رام صاحب نائب تحصیلدار معہ عیال بال بچے جس مکان میں تھے بالکل شق ہو کر گر گیا۔ (سید افتخار حسین)

سپاٹو

آج مورخہ ۴؍اپریل بوقت ۶ بجے پر ۱۰ منٹ علی الصباح بروز منگل چھاؤنی سپاٹو میں اس قدر زلزلہ آیا کہ تمام مکان اور کوٹھیاں شہر کی ہل گئیں۔ چند مکانوں دیواروں کے تختوں پر سے رکھے ہوئے برتن اشیا وغیرہ گر گئے جن کے گرنے سے ایک خوف سا دل پر چھا گیا۔ اور تمام مخلوقات اپنے اپنے مکانات چھوڑ کر باہر ہوگئی۔ اور گوروں کی بارکوں کی چھت ایسے گری کہ اس کی آواز تمام شہر کے لوگوں نے سنی۔ یہاں تک کہ لوگ بیان کرتے ہیں کہ سپاٹو میں آج تک ایسا زلزلہ کبھی نہیں ہوا تھا۔ سردی ابھی پیچھا نہیں چھوڑتی۔ ابھی گھر سے چلا آتا ہوں دیکھ آیا ہوں کہ گورہ ہسپتال جو شہر سے قریب ۱/۲ میل اونچائی پر ایک بلند پہاڑی پر واقع ہے اس میں سرکار کے ہزارہا روپیہ خرچ ہو گئے ہونگے۔ چاروں طرف سے دیواریں گر گئیں۔ ہزارہا من ڈھیر پتھروں کے ہو گئے جو نیچے کے کمرے تھے ان کی چند جگہ سے دیواریں شق شق ہو گئیں۔ مگر بیماروں کا کمرہ شکر ہے کہ نہ گرا البتہ مزدوروں کا چھ سات ماہ کا کام نکل آیا ہے
غلام احمد

جموں

۴؍اپریل ۱۹۰۵ء آج صبح ٹھیک بوقت طلوع آفتاب یہاں سخت زلزلہ ہوا قریب دو منٹ رہا۔ اکثر

مکانات پختہ و خام شق ہو گئے۔ سب لوگ مکان سے باہر نکل گئے تھے۔ زمین سخت جنبش میں آئی۔ جیسے سمندر کی لہریں۔ چھاؤنی متصل جوگی دروازہ کی بارکوں کو بہت نقصان پہنچا۔ گرجا نہیں بچ گئیں۔ ۱۹؍مارچ کو ایک پیپل کے درخت پہ متصل سندر رگھو ناتھ جی بجلی گری تھی وقت چار بجے بعد دوپہر تھا۔ سخت غبار چھا گیا تھا۔ (نامہ نگار)

زلزلہ کی خبریں

پایونیر کو اطلاع ملی ہے کہ منڈی اور باجوما کے مابین سڑک بہت خراب ہے۔ اور بعض جگہ زلزلہ کے باعث خطرناک بھی ہوگئی ہے۔ ۲۰؍اپریل کو ٹیلیگراف درست کرنے والی پارٹی سڑک پر سے گذر رہی تھی کہ یکایک پہاڑ کا کچھ حصہ زمین پر آپڑا۔ سب لوگ بال بال بچے۔ دیسی انسپکٹر کا ہاتھ ٹوٹ گیا۔ دو خچر کھڈ میں گر پڑے۔ مگر معہ بوجھ مل گئے۔

زلزلہ سے پہاڑیوں کی ہیئت میں اسقدر فرق آگیا ہے کہ ان کا دوبارہ پیمایش کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کیملز بیک ولسنٹ ہل اور لنڈھور کی چوٹی یہ سب نیچے دب گئی ہیں۔

کلو کے دور دراز حصص سے اطلاع ملی ہے کہ گندھک کے چشمے کئی جگہ سے پھوٹ نکلے ہیں یہ بات قرین قیاس ہے اسلئے کہ منڈی اور کلو میں آتش فشاں پہاڑ اور گرم چشمے پہلے سے موجود ہیں

مسٹر مین جے ڈیوڈ نے بمبئی سے زلزلہ ریلیف فنڈ کے لئے ۱۲ ہزار روپیہ جمع کر کے سر ڈنزل اسٹسن کے پاس ارسال کیا ہے۔ آپ نے بمبئی میں ایک مستقل فنڈ اس کے لئے کھولا ہے جس کی یہ پہلی قسط ہے۔ ہز آنر نے مسٹر مین اور اہل بمبئی کی اس فیاضی پر جو انھوں نے غیر صوبے کے ساتھ کی نہایت خوشنودی ظاہر فرمائی۔

نیوزیلینڈ سے اطلاع ملی ہے کہ ہندوستان کے زلزلہ کیوقت وہاں بھی خاص حرکتیں محسوس ہوئیں

چترال سے اطلاع ملی ہے کہ ۴؍اپریل کو وہاں بھی لگاتار زلزلہ محسوس ہوا

آئندہ زلزلہ کے خوف سے کپورتھلہ کے حکمران خاندان نے شہر کے باہر خیموں میں رہنا اختیار کیا تھا رانی صاحبہ دنتی کے خیمہ میں چور آپڑے منجملہ دیگر مال و اسباب کے ایک نہایت قیمتی ہار بھی چوری گیا

بندر عباس سے ۳۰؍اپریل کا تار منظر ہے کہ ۲۵ اپریل کو ایک بجے دن کے یہاں سخت زلزلہ محسوس ہوا ۱۰ سیکنڈ تک رہا ہوگا۔ پھر ایک بجکر ۵ منٹ پر اسی زور کا لیکن پہلے سے کم دیر تک رہا۔ غرض ۵ زلزلہ اسیطرح ۴ منٹ میں معلوم ہوئے۔ مکان اس طرح لرزتے تھے کہ خوف معلوم ہوتا تھا۔ چند دوکانیں اور دیواریں گر بھی گئیں بندر عباس کی انیٹ پر جو کوہ فنا ہے ۳ سو گز نیچے دب گیا۔ اطلاع ملی ہے کہ ایک جگہ زمین شق ہوگئی اور پچاس آدمی تلف ہو گئے۔ قصبہ سرمیں بھی بہت نقصان ہوا ۲۶۔ ۲۷۔ اور ۲۹ کو ہلکی حرکتیں محسوس ہوئیں۔ برٹش انڈین کمپنی کے دفتر کو اول زلزلہ سے کسیقدر نقصان پہنچا۔ دیواریں کم و بیش شکستہ ہو گئیں

ڈپٹی کمشنر کانگڑہ کی رپورٹ ہے کہ ضلع کانگڑہ اور کلو میں غلہ اور خوراک بہت ہے اور بہت گراں ہے

مخیر لوگوں کے لئے اس سے بہتر اور کوئی موقع ثواب کا نہ ہوگا۔ یہاں ایسے خاندان اسوقت بے سروسامان ہیں جو زبان سے مانگنا تو کجا اگر ان کی کچھ امداد کی جاتی تو بھی ایک خاص شریفانہ حیا ان کے چہروں سے ظاہر ہوتی ہے۔ گورنمنٹ ریلیف کمیٹی۔ آریہ سماج اور دیگر اقوام کی کوششوں کے باوجود ابھی وہاں کہنے والوں کے لئے بہت کچھ کرنے کا موقع ہے۔

بنگال کے ایوان تجارت نے جو اپیل زلزلہ ریلیف فنڈ کے لئے کھولا تھا اس میں اب تک ۳۸ ہزار ۶ سو ایک روپیہ چندہ ہو چکا ہے۔ پہلی فہرست چندہ عنقریب شائع کی جائے گی۔

وادی کانگڑہ۔ کلو اور دیگر شمالی حصوں میں سرکاری تحقیقات سے معلوم ہوا کہ ۴؍اپریل سے پہلے کوئی علامت آتش فشاں پہاڑ کی نہیں دیکھی گئی

مسٹر ڈبلیو۔ ایچ۔ ڈی اولڈ اسسٹنٹ انجینیر شروع مئی میں شملہ سے کلو روانہ ہو گئے جہاں مرمت وغیرہ کرائینگے۔ اور تخمینہ نقصان کی رپورٹ کریں گے۔ تین چار روز تک برابر سو سو قلی روزانہ مع سامان اوزار شملہ سے کلو روانہ ہوتے رہے۔ لیوڈی میں ایک ڈپو قائم کیا جائے گا۔ ڈپٹی کمشنر شملہ نے مزدور بھیجنے کا انتظام کیا ہے۔ ازاں بعد لیوڈی سے یہ سب سامان اور قلی کلو روانہ کئے جائینگے۔

دھرمسالہ میں مکانات تعمیر کرنے یا نہ کرنے کے لئے عنقریب مبصروں کی ایک کمیٹی جمع ہوگی۔

بعض برگزیدہ سائنس داں اور چند جوتشی لکھتے ہیں کہ آئندہ عنقریب زلزلہ آنا ممکن ہے۔

کپورتھلہ ۴؍اپریل کے زلزلہ سے ۸ لاکھ کا نقصان ہوا۔

کانگڑہ میں زلزلہ سے تمام مساجد شہید ہو گئیں مسلمان توجہ کریں اور اس کار خیر میں حصہ لیں۔ ایک لالہ صاحب نے دیوی کا مندر از سر نو تعمیر کیا جانے کے لئے ایک لاکھ روپیہ دیا۔

مسٹر چارلس ریواز سفارش کر گئے ہیں کہ پانچ طریقوں سے زلزلہ زدگان کی گورنمنٹ کو مدد کرنی چاہیئے

(۱) سب سے پہلے بڑی ضرورت یہ ہے کہ آبپاشی کی نہروں کی بہت جلد مرمت کر دی جائے۔

(۲) تمام تباہ شدہ دیہات میں فصل ربیع کا مالیہ جو ماہ جون میں واجب الادا ہے معاف کیا جائے۔ (۳) تمام قصبات اور دیہات میں جہاں تباہی زیادہ ہوئی ہے سال رواں کا انکم ٹیکس معاف کیا جائے (۴) مویشیوں کے خریدنے کیواسطے کاشتکاروں کو کھلے دل سے زر تقاوی دیا جائے۔ جس پر سود نہ لیا جاوے۔ اور اس کی ادائگی میں آسانی بہم پہنچائی جائے (۵) محکمہ جنگلات کو حکم دیا جائے کہ مکانات کی تعمیر کے لئے لوگوں کو لکڑی وغیرہ مفت دے۔ اور سرکاری چراگاہوں میں مویشی کو بلا کسی معاوضہ کے چرانے کی اجازت دے۔

تازہ زلزلہ:۔ سول ملٹری گزٹ دھرمسالہ ۲۰ مئی کے آئے ہوئے ایک تار کے حوالہ سے لکھتا ہے ۸ مئی ۱۹۰۵ء کو ۱۲ بجے دن کے زلزلے کا سخت دھکا لگا۔ جس سے ان نو تعمیر مکانات کو جو ۴؍اپریل کے زلزلہ کی تباہی کے بعد بنائے گئے تھے گرا دیا۔ اور یوں کمثلہم ما یعمرون کی پیشگوئی ایک رنگ میں پوری ہو گئی۔ کاش اہل دنیا سمجھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah